

تَمَيِّزِ حَيَاةٍ

پندرہ ورثہ

قرآن کی حکومت

قرآن کی حکومت اگر کسی خطہ زمین پر قائم ہو جائے تو آب کاری کا مکمل شریف تو اسی دن تخفیف میں آجائے، بڑے بڑے ہوٹلوں میں پینے پلانے کی دوکان بڑھ (ختم ہو) جائے، شرابیوں، افیونیوں، چاند و بازوں کے ہوش تھکانے آجائیں، تازی خانوں، سیندھی گھروں میں جھاڑ و پھر جائے، قمارخانوں میں قفل پڑ جائیں، ناج گھرا بڑھ جائے، لیش و بے حیائی کے اوپرے اونچے بالاخانوں پر خاک اڑنے لگے، ایکڑوں اور ایکٹریسوں کا بازار سرد ہو جائے۔ ”ہالی ووڈ“ میں نوبت فاقہ کشی کی آجائے، سینما اور تھیٹروں کے پردوں پر ہمیشہ کے لیے پرودھ پڑ جائے، عدالتوں کی روفق اور وکالت کی جان دروغ غلطی جاتی رہے، سودی بینکوں اور مہاجنی کوٹھیوں میں کتنے لگیں، لاٹریاں پڑنا، دیوالے تکلنا، جامدادوں کا نیلام تھہ کھانے جائے۔ مجرموں کی، مجرنوں کی، خود کشی کرنے والوں کی تعداد کھٹکتے گھٹتے صفر تک آجائے، چوروں، رہبرتوں، ہاتلوں، ٹنکوں ہٹک ہو جائے، ڈپلومیسی کے لقب سے عزت پانے والی مکاریاں، آرٹ اور فائن آرٹ کے پردوہ میں چکنے والی سب اس جہاں کو داغ مفارقت دے جائیں۔

مولانا عبدالmajid Darbari

پی شارہ - ۱۲۱

سالانہ راتعاون - 250/-

۲۰۱۵ء مئی ۲۵

Designed at : Makhdoob Enterprises Ltd. Mobile : 9839133588, 9235794796

Postal Regd. No. LW/NP/63/2009TO2011
R. N. I. No. UP. Urd/2001/6071

Vol. No. 47 Issue No. 13

Mobile: 09415786548

Fortnightly
TAMEER-E-HAYAT
Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07

Ph. Off. : 0522-2740406
Fax : 0522-2741221
E-mail : nadwa@sancharnet.in
10-May, 2010

**Mohd. Akram
Jewellers**



Near Odeon Cinema, Lucknow

Phone: Shop. 0522-2274806
@ 0522-2616731

محمد اکرم جوپیلس

New Ph: 2266786

Sana Jewellers

شنا جوپیلس

Riyaz Ahmad
Ghayas Ahmad

۳۰۱/۱۷ سرائے بانس، اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ۔

301/17, Srai Bans
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Res: 2226177
Akbari Gate
2268845

Shop: 9415002532
2613736
3958875

سنے چاندی کی دنیا میں ۵ سالہ دیرینہ نام

حاجی صفی اللہ جوپیلس
جہارانیسا شوروم

گورجھاں کے سامنے ایک آپارٹمنٹ پر وباشندہ: محمد اسلام

HAJI SAFIULLAH JEWELLERS

Opp: Gadbadi Jhala Aminabad, Lucknow-18

Editor Shamsul Haq Nadwi, Printed & Published by Athar Husain
On behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad, Lko. Mob. 9415100085

Qibla Cleaning
Dress, Textile And Cleaning
DEMOTENT
قبا اوننگ
مینو چھر رک
شیر دس اوننگ - وند اوننگ = ڈوم اوننگ
فکس اوننگ - لان اوننگ - ڈیمودینٹ
سل گارس گوری بازار سروچنی تکر کانپور روڈ - لکھنؤ
Tel: 0522-2817800 - 9335236028 - 98390025795

لکھنؤ کے تریم مشہور و معروف صندل سے تیار کردہ

خوشیدہ اعلیٰ طبیعت

روضتہ، جرقیات، ہلکا پیچھا، کارپو، ڈریم، دیمڈ، یونہ،
لکھنؤ تکم، رون گلاب، اچ گلاب، علی گلاب
ریل گلاب، اتریج، جوہل، پیچھا گلاب

ایک سریز تحریف اگر قدمت کا موقن دیں

اظہار سن پرفیو مرس

PIZHARSON PERFUMERS
H.O.: Akbari Gate, Chowk, Lucknow
Tel: 0522-2740406 Mob: 9415100085
Branch: C-3 Rangpur Market, Nazirabad,
Lucknow-226021 U.P. INDIA. Call/H-9415784002
Email: pizharsoneperfumers@yahoo.com

بیدارش نے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شوروم

تَمَرِّحَاتٍ

میں آپ کا خیر مقدم ہے

**GEHNA
PALACE**

Whenever you see
Jewellery
Think of us

حاجی عبدالرؤف خاں، حاجی محمد معروف خاں، محمد فاروق خاں (چاند)

ایک مینارہ مسجد کے سامنے، اکبری گیٹ، چوک، لاکھنؤ
Phone : 0522-2260433, Mobile : 9415024686



تَمَرِّحَاتٍ

جلد نمبر ۱۳
شماره ۱۲۵

زیر سرپرستی
حضرت مولانا مسیح مدرس راجح حسینی ندوی
(فاتح ندوۃ الحسناۃ بالکھنو)

پروفیسر صاحب احمد صدقی
(معتمد مال برداۃ الحسناۃ بالکھنو)

زید نگرانی
مولانا مشتی حمزہ حسینی ندوی
(نااظر عالم برداۃ الحسناۃ بالکھنو)

درستہ
مشمس الحق ندوی
نائب مدیر
 محمود حسن حسینی ندوی
مجاہس مشاورت

مولانا عبد اللہ حسینی ندوی • مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری
• امین الدین شجاع الدین

سالاشرز تعاون ۲۵۰ / فی شمارہ ۱۲

ایشیائی، پوری، افریقی و امریکی ممالک کے لئے ۷۰۵۰

ڈرامہ تحریحیات کے ہم سے ناسیں اور فتنہ تحریحیات ندویہ احمدنا، لکھنؤ کے پرہان کیلئے، پیک

تھی جانے والی رقم قابل توجیہ نہیں۔ اس میں ادارہ کا تنسیں ہوتا ہے۔ براہ کرہ میں کا خیال، بھیں۔

ترسلیں زر اور خط و کتابت کا پیغام

Tameer-e-Hayat

P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7
E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406

مضمون اگر کی رائے سے ادارہ کا تنسیں ہو، ناصوری نہیں سے

آپ سے اخراجی دیوبندی یا اکالی پیغمبری سے کہ کیا ہے کہ زر تینوں قومیوں کے پڑھانے اعلیٰ درود اور قرآن، مسلمانوں میں اور

گیارہوں باریں پاہاڑی اور پیغمبر رحمیں، اگر وہاں پر ترقی اور تعلیم پڑھانے پڑھانے کا ادارہ کے ساتھ تھا۔ (میر جیوبیت)

پڑھو پڑھوں اپنے نظری آیا، لکھنؤ سے طبع کر کے فتنہ تحریحیات

مکمل صحت و نظریات میکرو مارک، باشہاباغ لکھنؤ سے شائع کیا۔

Hashmat Ali (Tameer-e-Hayat) Lko.

اس شمارے میں

۱	شعر و ادب	جو جو واحد ہے وہ
۲	علام سید سعید ندوی	اداریہ
۳	مشمس الحق ندوی	پاپوں کے جراحت
۴	مکران گیز	سماج کے سب سے براخطرہ
۵	محاسن اسلام	حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسینی ندوی
۶	اسلام میں آزادی و مساوات کا	حضرت مولانا سید محمد راجح حسینی ندوی
۷	اسلام اور مغرب	ید خ تحریر نہیں ہے
۸	مولانا سید محمد و اخ شیخ شید حسینی ندوی	اسلام ہی کیوں؟
۹	سونپر لینڈ میں میناروں کے مخالف	ادارہ
۱۰	محمود حسن حسینی ندوی	شخصیات
۱۱	ڈاکٹر اسرا احمد رحوم	وفیات
۱۲	سعید مرتضی	کلام اللہ کا ایک خادم
۱۳	مشتی محمد ظفر عالم ندوی	فقہ و فتاوی
۱۴	خلال فصل ندوی	سوال و جواب
۱۵	مشمس الحق ندوی	کتاب ہدایت کی
۱۶	محمد فضل ندوی	جانوروں کے حقوق
۱۷	حضرت حق کے دعویٰ یہاں تا	تعارف و تبصرہ
۱۸	خبر و نظر	حضرت حق کے دعویٰ یہاں تا
۱۹	عالم اسلام	خبر و نظر
۲۰	رودادہ سفر	بھنگ میں
۲۱	محمود حسن حسینی ندوی	

جو پیر و احمد ہے وہ محبوب خدا ہے

علامہ سید سلیمان ندوی

ظلمت کدہ دہر میں وہ شمعِ ہدیٰ ہے
تصویر پہ خود اپنی مصور بھی فدا ہے
بندہ کو شرف، نسبت مولا سے ملا ہے
مصنوع سے صانع کا پتہ سب کو چلا ہے
جو پیر و احمد ہے وہ محبوب خدا ہے
بندہ کی محبت سے ہے آقا کی محبت
آمد سے تری ابر کرم رونق دنیا قائم
تیرے ہی لیے گلشنِ ہستی بھی بنا ہے
یہ فرق بد و نیک ترے دم سے ہوا ہے
تیری ہی شفاعت پہ ریحی کی بنا ہے
لے جائے گا منزل سے بہت دور بشر کو
جو جادہ سفر کا تیرے جادہ کے سوا ہے



ڈاکٹروں اور ماہرین امراض کو دبائی جراشیم مارنے والی دواؤں کو ایجاد کرنے میں تو کسی حد تک کامیابی ہوئی ہے اور وہ اس سے فائدہ اٹھاتے اور فائدہ پہنچاتے ہیں لیکن پاپوں کے جراشیم مارنے والی دواؤں کو معلوم کرنے اور لوگوں کو ان سے بچنے اور درکھش کی کوئی فکر نہیں کی۔ حالانکہ پاپوں کے جراشیم جسمانی یا باریوں سے کہیں زیادہ مہلک اور خطرناک ہوتے ہیں، اور یہ جراشیم گھر سے لے کر محلہ و شہر سے بڑھ کر ملکی پیمانے پر تباہی و بر بادی لاتے ہیں، یہ کوئی پیشی نہیں ہے کہ جس کو سمجھانے کے لیے زیادہ تفصیل بیان کرنے کی ضرورت ہو، یہ حقیقت اتنی عام اور آنکھوں کے سامنے ہے کہ بیان کی ضرورت نہیں، کیا یہ واقعیتیں کہ بہت سے ماں باپ کو اولاد کے ہاتھوں اور کرتوں کے سبب وہ ذلت و گھنٹ اخہانی پڑتی ہے کہ روئے کو آنسو نہیں ملتے، گھر سے نکل کر اعزہ و اقرباء کی یا ہمیں کمکش اور بغرض و دشمنی، چین کی نیند نہیں سونے دیتی، گاؤں محلہ کی سطح پر دیکھنے تو ایک ناقابل بیان بے چین اور بے اطمینانی کی قضا پائی جاتی ہے جس کو لوگ مصنوعی اطمینان اور غرور و گھمنڈ کے پرده میں چھاتے ہیں اور اس کو ظاہر کرنے سے شرمتے ہیں، بے گل و بے چین ہیں لیکن مصنوعی مکراہت کے پرده میں اس کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی نہ سمجھ میں آنے والے پاپوں کے جراشیم اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ قتل و خوزیری کا بازار گرم ہو جاتا ہے یہ تو پاپوں کے وہ اثرات ہیں جن کو عام طور پر محسوس ہی نہیں کیا جاتا کہ یہ جراشیم کیوں کر پیدا ہوتے ہیں۔
یہی جراشیم بڑھ کر اقلیت و اکثریت، قومیت اور وطنیت کا رنگ اختیار لیتے ہیں اور مار و حاڑ کے ایسے بھائیک طوفان اشتعال ہیں کہ یہ بھی ہوش نہیں رہتا کہ اس کے اثرات کہاں تک پہنچیں گے یہ وہ وقت ہوتا ہے جہاں حکومت اور انتظامیہ کا پورا امتحان ہوتا ہے، اس وقت بجائے اس کے کہ اس طوفان کو روکا جائے یہ دیکھا جاتا ہے کہ مرنے، کٹنے، لٹنے اور اڑنے والے کس قوم و برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن محسوم بیجوں کے گلے کٹ رہے ہیں، جن عورتوں، ماڈل اور بہنوں کی عزیزیں لٹ رہی ہیں ان کا تعلق کس ذات، برادری سے ہے، اس پیمانے سے تاپ کر مظلوموں کی آہ و کراہ سے کان بند کر لئے جاتے ہیں، بادل کی طرح اشتعال ہوئے دھوؤں اور آگ کے شعلوں سے آنکھیں بند کر لی جاتی ہیں اور بالکل خیال نہیں آتا کہ پاپوں کا یہ روگ اسی اسی صورتوں میں ظاہر ہو گا جو وہم و مگان اور تصور و خیال میں نہیں آسکتے، کچھ مہلت کی لیکن ظاہر ہو کے رہتا ہے، کبھی سیالب، اور آندھی اور طوفان کی شعل میں، کبھی سماں اور زلزلہ کی شعل میں، اور یہ وہ حالت ہوتی ہے جہاں پولیس اور فوج اور تمام جدید تر قیاس، تھیمارڈال و دیتی ہیں بلکہ وہ خود اس کا شکار ہو جاتی ہیں۔
اس کائنات کو بنانے والے ماں کے پوری کائنات میں انسان کو سے اعلیٰ بنایا، اتنا کہ وہ اپنے سے طاقتور ملکوں کو اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے، اور ایسے ایسے کارناٹے انجام دیتا ہے اور اس میں برابر ترقی ہی کرتا جاتا ہے، جو تصور خیال سے بالاتر ہوتے ہیں یہ اس لیے کہ اس کو کمال و عشق یہ کہہ کر ماں کی ہی نے عطا کیا ہے، فرمایا: ”وَعَلَمَ آدَمَ الْأَنْسَاءَ كُلَّهَا“، مگر کتنے افسوس و حیرت کی بات ہے کہ انسان اس کو ماں کی دین اور عطا سمجھنے کے بجائے اپنا ہی کمال سمجھ کر اپنے ماں کو سمجھوں ہی نہیں جاتا بلکہ اس کا انکار کرتا ہے۔
جس طرح ماں کے اپنے بندوں کو یہ علم دیا ہے اور اسی کے ساتھ جسمانی امراض کے جراشیم کو مارنے والی دواؤں کا علم دیا ہے، اسی طرح پاپوں کے جراشیم مارنے والا علم بھی اخیں میں سے اپنے خاص خاص بندوں کو دیا ہے کہ وہ عام انسانوں کو ان جراشیم سے بچنے والا علم سمجھا کیس، ان خاص بندوں کو جی

کی بنا پر پورے پورے خاندانوں اور محلوں کی
حفلات، تھوڑے سے مالی فائدہ کے لئے انسان کی
جان لے لیتا، سفاگاہ جنم، اور مظالم کی کثرت،
اور سب کے آخر میں (لیکن سب سے زیادہ
شہنشاہی حقیقت) مظلوم و موقق جمیز ننانے پر فتنی
بیانی دہنوں کو جلا دیا، ماہیز ہر دے کر مار دینا اور ان
سے بچپنا چڑھانا ہے۔

سماج کے سب سے بد اخטרہ ظلم کا مزارج پیدا ہو جانا

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنه مدوفی

کی سماج کے لئے سب سے بد اخترہ (خواہ انسانیت کے لئے ایک عظیم خطرہ پیدا ہو جاتا ہے، جو لوگ مذہب پر یقین رکھتے ہیں، ان کے آخر میں پاپوں کے جراثیم سے بچانے والے اس گروہ کے امام اور نبی محمد علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور ان کے آنے سے پاپوں کے جراثیم اس طرح مرے کہ جنون و سکون کا دور دورہ ہو گی، آپ نے اپنے بعد کے انسانوں کے لیے یہ دعاء مانگی کہ اے اللہ! ہماری امت پر وہ عمومی عذاب نہ لا جو چیخنے والے اور جانے والا جو مان سے زیادہ محبت کرنے والے اور جانے والا جو مان سے زیادہ محبت فڑکا بات یہ ہے کہ اس ظلم کو ناپسند کرنے والے آؤ اخبار میں کسی فساد یا کسی ظلم و زیادتی کی خبر ہو سکتا، اور اس کو زیادہ دن برداشت نہیں کرے گا، اسی معاشرہ میں الکلیوں پر بھی گئے نہ جاسکتے دیکھتے پہلے اس کی نگاہیں سے تلاش کریں کس فرقہ ہوں، دور میں تو دور میں خود میں سے بھی ان کو دیکھا اور اس کے تجھیں ہرڑاوں کو شوشوں اور قاتمیتوں کی طرف سے ہے میا شروع ہوئی، اس میں نقصان کی طبقہ کی بتائی ہوئی باتوں پر دھیان نہیں دیتے بلکہ انسانوں کی بڑی تعداد تو ان باتوں کا مذاق اڑاتی ہے جس کا اثر اس شکل میں نظر آ رہا ہے جس کو اپر گرد سری قوموں پر گزرے ہیں کہ لوگ سنبھل جائیں چنانچہ ہمارے اس دور میں ایسے کتنے واقعات ہو رہے ہیں جو ہم کو جو گاتے اور ہوشیار کرتے ہیں لیکن جو دوسری قوموں پر گزرتے ہیں کہ ماہر اگرلوں کی باتوں پر تو یقین کرتے ہیں لیکن پاپوں کے جراثیم سے بچانے والے رحمت عالمیت کی بتائی ہوئی باتوں پر دھیان نہیں دیتے بلکہ انسانوں کی بڑی تعداد تو ان باتوں کا مذاق اڑاتی ہے جس کا اثر اس شکل میں نظر آ رہا ہے جس کو اپر گرد سری قومیلہ اور ملک تک کی صورت حال میں بیان کیا گیا ہے۔

اج پوری دنیا جن خطرات میں گھری ہوئی ہے وہ پاپوں ہی کے جراثیم ہیں، جب تک یہ دورتہ ہوں گے پوری انسانیت سب بچھے ہونے کے باوجود اور غلدوں کو، کمزوروں پر دست درازی کو ناپسند کرنا بھی، اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں، روزمرہ کے اخبارات اور میلویشن اور دوسرے ذرائع ابلاغ اس کی تصویر پیش کرتے رہتے ہیں۔ کاش! ہماری آنکھیں کھلنیں اور ہم پاپوں کے جراثیم ختم کرنے والی راہ اپناتے اور اس طیب داتا کی باتوں پر غور کرتے جو انسانیت کے درد میں اتنا بچیں تھا کہ اس عالم قابلی سے کوچ کے وقت بھی جو خت و وقت ہوتا ہے، اس کو بھولا اور ”رب امتنی امتنی“ (میرے مالک میری امت پر رحم کر، میرے مالک میری امت پر رحم کر) کہتا ہوا رخصت ہوا۔ اللہم صل و سلم دائمًا ایدأ على حبیک خیر الخلق کله۔

☆☆☆☆☆

نبوت

مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوت کا مقام
ہاں مگر عالم اسلام پر رکھتا ہوں نظر
فash ہے مجھ پر ضمیر فلک نیلی قام
عصر حاضر کی شب تاریں دیکھیں میں نے
یہ حقیقت ہے کہ ہے روشن صفت ماہ تمام
”وہ نبوت ہے مسلمان کے لیے بیگ حیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام“
علام اقبال

قریبے میروں کا میر...

قریبے ہیں مجرمات تاج و سری و سپاہ
قریبے میروں کا میر، قریبے شاہوں کا شاہ
علم کا مقصود ہے پاکی عقل و خرد
قریبے مقصود ہے عقیب قلب و نگاہ

علم قیمہ و حکیم، قریبے و کفیم
علم ہے جو یاۓ راہ، قریبے داناۓ راہ
قریبے مقامِ نظر، علم مقامِ خبر
قریبے مسیٰ ثواب، علم میں مسیٰ گناہ

علم کا "موجود" اور، قریبے کا "موجود" اور
ا شہد ان لا اللہ ا شہد ان لا اللہ
چڑھتی ہے جب فریکی سان پر تین خودی
ایک پائی کی ضرب کرتی ہے کار پاہ
دل اگر اس خاک میں زندہ و بیدار ہو
تیری نگہ تو ز دے آئینہ مہر دماء
علم اقبال

ایے حق گوار بے لاگ انسانوں کا وجود ہے جو
بڑے سے بڑے نازک اور جذباتی موقعہ پر ظلم کو
ظلم، نا انسانی کو نا انسانی اور غلطی کو غلطی کہہ سکتے
پریشانی دور ہو جائے گی، ہر کی پوری ہو جائے
جیں، اگر آپ کسی قوم کی بیداری اور اس کی زندگی کی
ملا جیتوں کو جانچنا چاہئے ہیں، اور یہ اندازہ کرنا
اخلاقی برتری کا ساری دنیا میں آوازہ بلند ہو گا، اس کے
چاہئے ہیں کہ وہ قوم یا ملک انسانیت اور اخلاق اور علم
ملک میں خوش حالی، بربزی اور شادابی، محبت والافت کا
ذن کی امانت کی حفاظت کی کہاں تک اال ہے، تو یہ
دور آکر رہے گا، اس کی میں الاقوایی حیثیت اچانک بلند
دیکھئے کہ اس میں کتنے ایسے افراد پائے جاتے ہیں
ہو جائے گی بقیں اور مالک نازک حالات میں اور
جو تقدیم کے موقعہ پر اپنے پرانے کی تیزی نہ کرتے
میں الاقوایی حکیموں کے سمجھانے کے لئے اس کی مدد
ہوں، جو صریح غلطی کے موقعہ پر بڑی سے بڑی
کے طالب ہوں گے۔

اکثریت اور بڑی سے بڑی طاقتور حکومت کو برپا
لوگ دیتے ہوں، جو مظلوموں اور کمزوروں کے لئے
سینہ پر بن جاتے ہوں، اور بگڑے ہوئے حالات
میں عیش کے ایوانوں کو چھوڑ کر دیوانوں کی طرح
یا کسی انتشار پسند طاقت کا خشکار ہوتی ہے، اس وقت
پھرنے لگتے ہوں، اور کسی ملامت کرنے والے کی
دو طبقے میدان میں آتے ہیں، ایک دانشوروں کا
پروانہ کرتے ہوں، جن کو آئندہ کے فائدہ اور وقت
طبقدار ایک مذہبی انسانوں کا طبقہ، یہ دو طبقے ہیں جن
میں یگاڑ (Corruption) سب سے اخیر میں
کے مصالح پھی بات کہتے سے بازنہ رکھتے ہوں، جو
حق کی حمایت اور اعلان میں اپنی قوم کا محظوب بننے
داخل ہوتا ہے، تاریخ میں بتاتی ہے، قیاس بھی یہی
کو، اپنی قوم کا محبوب بننے پر ہزار بار ترجیح دیتے
چاہتا ہے، اور عقل سیم (Common Sense) کا فصلہ بھی یہی ہے، کہ سب سے اخیر
ہوں، جب سارے ملک میں زیادتی، حق
ٹلفی، جانبداری اور مصلحت پرستی کی ہوا چل رہی
ہے، وہ ذہنی آدمیوں کا طبقہ ہے، اس کے بعد
دانشوروں کا طبقہ ہے، لیکن جب دانشوروں میں اور
درست کرنے کے لئے کوئی کوش اٹھانہ رکھیں، جو
مذہبی انسانوں میں یگاڑ (Corruption)
وقت کے مسئلہ کے سامنے تمام سائل کو بالائے طاق
رکھدیں، ہر طرح کے اختلافات کو جھلاؤ دیں، بلا تیز
قویت و لط انسانی جان و آبرو کی حفاظت کیلئے
اس معاشرہ کا خدا حافظ ہے، خدا حافظ ہو تو اطمینان
جان کی بازی لگادیں، اگر ایسے افراد اس قوم کی تعداد
کے مطابق اور ضرورت کے مطابق پائے جاتے

ہیں تو اس قوم اور اس کے مستقبل کی طرف سے
کوئی زندگی کی طرف سے اطمینان، انسان زندگی
اور داستان پاریہ نہ کر دیں، اس صورت حال کی
خدمت کی، ان میں سے کوئی بیرون کی بہت توزنے
اوران کو ان کے مقدس کام سے روکنے کے لئے کافی
غیر محرک عقیدہ ہے، اس عقیدہ نے کہ انسان ہی
اور اتحادی ہم سے زیادہ اس کے خلاف طوفانی ہم
چلانے کی ضرورت ہے، سخت قوانین، عبر تناک
اس دنیا کی بیدائش کا مقصود اور اس کا نکالت کا ب
زماؤں، ابلاغ عامہ کے ذریعے سے کام لینے
اور اتحادی کوخت قدم اخانے کی ضرورت ہے، درد
بہتر بننے کی صلاحیت موجود ہے، دنیا کے ذہین
زبان پر ہے گانہ بانسری۔

زندگی اور خانہ بے اندازی
فرقد پرستی، جاریت اور تشدید کا لکھار جان،
مک کوز میں دوز اور دھماکہ خیز گروں کے حرم و کرم
تجھیقی، علی، ادبی، تمنی اور روحانی شاہکار وجود میں
پر چھوڑ دیا ہے، جو بالآخر ملک کو لے ڈوبے گی،
آئے، جن پر قدیم وجہ دیدنا کو خیر ہے۔

گاندھی جی اس حقیقت کو خوب سمجھتے ہے، کہ فرقہ
تاریخ کے قدیم ترین دور سے لے کر ہمارے
زمانہ تک جس پیڑے انسانیت سے زیادہ خطرناک اور تشویش انگیز
نہیں ہے کہ انسان انسان سے نا امید ہو جائے، اور
روشن رکھی، وہ خدا کی یہ نعمت ہے کہ اچھے
اس سے زیادہ افسوسناک باتیں یہ ہے کہ وہ اس نفرت
انسان، انسان سے مایوس نہیں ہوئے، انہوں نے
اس کو ناقابل علاج مریض اور ناقابل اصلاح جیوان
پیچوں پر دست درازی کرے اور چنچوں کو کھلنے اور
میں سمجھا، وہ بھی اس کے وجود سے اپنے مسل کر رکھدے، تعلیم و تربیت
نہیں ہوئے کہ اس کی صورت دیکھنے تک کے روادر
ہو یا اصلاح و ترقی، معاشی خوش حالی ہو، یا یا سیاہی
نہ ہوں، انہوں نے بھی اس کے زندہ رہنے کے
استحکام، یہ شیئں جس شاخ پر قائم ہے، اور ہمیشہ جس
شاخ پر قائم ہے گا وہ انسان زندگی کے تحفظ اور
انسانیت کا تکالیف کیا۔

انسانیت کا جان غے تحلیلیتی کے جل سکتا
ہے، وہ ہوا کے تین جھوکوں اور طوفان کے تھیزوں
نہیں رہ سکتا ہے، اور انسانیت کی تاریخ بتائی ہے
بیٹھوں سے پہلے اس شاخ کی حفاظت ضروری ہے۔

ملک کی سب سے بڑی طاقت اور دولت
کے ہمت والوں اور انسانیت کا در درستھے والوں نے
محسوں بے تحلیلیت کے انسانیت کا جان غے تحلیلیت
ملک کی طاقت کا حقیقی سرچشمہ، اور جیسے اور
رکھا، انہوں نے بیعت پر تھرماندہ کار مسل فاقت
بھلٹے پھولنے کے لئے اس کا بس سے بڑا سہارا

تعصیری کامن۔ و د خدمت انسانیت
کا سب سے بڑا محوک

انسانیت کے حال د مستقل اور سارے تمنی،
محاشی، سیاہی، حتیٰ کہ اخلاقی اور مذہبی مسائل کا
انحسار، اور تمام قفسوں و انکوونظریات کا دار دھار

اسلام میں آزادی و مساوات کا جامع تصور

حضرت مولانا سید محمد رائج حنی ندوی

وہی الناس ان ربکم واحد، وان اباکم
واحد، كلکم لادم، وادم من تراب، ان

اکرمکم عند الله اتفاکم، وليس لعربی على
اعجمی فضل الا بالتفوی". (کنز العمال)

(اے لوگو تھارا رب ایک اور تمہارا مورث اعلیٰ بھی

ایک ہے، تم سب آدم کے ہو اور آدم مٹی سے تھے، تم

میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ باعزت وہ ہے

جو سب سے زیادہ تھی۔ یعنی یہک خصلتوں والا انسان

ہے، اور کسی عربی کو کسی بھی پر فضیلت نہیں، مگر سوائے

اس کے کہ تقویٰ یعنی یہک خصلت کے لحاظ سے

قارئین کرام گزشتہ شارہ (مارچی ۱۹۷۱ء) میں پڑا ہے جسے ہوں گے کہ ۲۳ اپریل ۱۹۷۱ء مطابق
رجاہی الاول ۱۴۳۰ھ بروز جمعاً ظمیر ندوہ العلیاء و صدر آں ائمماً مسلم پرست لا بورڈ حضرت مولانا سید محمد
رائج حنی ندوی مدخل نے اک توسمی خطہ بخوان "اسلام میں آزادی و مساوات کا متوازن اور جامع
تصویر" خدا بخش اور بخلیل پیلک لائزبری، پشت میں اس کے محضمہ مذکور کی دعوت پڑتا۔

اس خطہ میں اسلامی عادات اور منصناۃ نظام حیات کو مغربی غیر متوازن نظام کے مقابلی مطابع
کے ساتھ جدید تحقیقات و معلومات کی روشنی میں بڑی خوبصورتی سے پیش کیا گیا، سامنے ہیں خلیہ کو برا
کو دو وحدت عطا کیں: ایک وحدت رب کہ بھی کا
پائے والا ایک اللہ ہے، اور ایک وحدت بشریت کہ
سارے انسانوں کے مورث اعلیٰ ایک ہیں، سیدنا
آدم علیہ السلام اور ان سے اس نبی نبیت ہی کی بنا
پر سب انسانوں کو آدمی کہا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد کے ذریعہ تمام انسانوں
کو یکساں عزت و عتلت عطا کی ہے اس کے تحت
آپ نے یہک ارشاد فرمایا کہ "الخلق عیال الله،
صاحب الخلق الى الله من احسن الى عیاله" (سن نبی)

اصلام میں انسانی آزادی اور مساوات کا
وَجَعْلَنُكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائلَ يَعْلَمُونَ اَنْكَرْمُكُمْ
عِنْذَالِلَّهِ اِنْقَاصُكُمْ، إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَمِيرٍ۔ (سورہ
حمرات: ۱۳) (لوگوں نے تم کو ایک مردو ایک
حمرت سے پیدا کیا اور تمہاری قوم اور قبیلہ بنائے
کے بیک خلقی اور بیک کاموں پر بڑھے ہوئے پر
تک ایک درسرے کی شاخت کر کوئی، اور خدا کے
زندگی تم میں زیادہ عزت والا ہے جو زیادہ پر ہیز
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کرد کے
موقع پر قریش سے مخاطب ہو کر فرمایا: (اور)
سب سے خوبدار ہے)

"بِمَا عَشَرَ قَرِيشٌ إِنَّ اللَّهَ قَدِ اذَهَبَ عَنْكُمْ
مَّا لَا يَكُونُ بِرِبِّكُمْ وَمُؤْتَهُ بِرِبِّكُمْ
كُوئی بیکام دے کر نہیں، قومی انسانی، علاقلی بندیا پر
آدم و آدم من تراب". (اے قوم قریش ماں)

قائم کے گے قائم فرقہ کو مٹادیا اور فرمایا:
"الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ اِرْحَمُوا
تھیر حیات ۲۵ نومبر ۱۹۷۱ء

من فی الارض بِر حکم من فی
کے مسلمان عرب حاکم کے لارکے نے اپنے ایک
آتا ہے وہی یہ شامدار جذب بھی سامنے آتا ہے کہ
مصری ساختی جس سے گھوڑوڑ کا مقابلہ ہوا تھا
پر اللہ جو بہت رحم کرنے والا ہے رحم کرتا ہے تم زمین
ہر انسان کو بعدل و مساوات کا جو حق بتاؤ ہو اس کے
تاریخ پر رحم کر تو تم پر آسان و الارحم کرے گا۔

MSG کا ہاتھ ہے، تو انہوں نے مصری حاکم کو ان
اور ایسا طرح جنمہ الوداع کے موقع پر جب کہ
دونوں صاحب معاملہ کے ساتھ طلب کیا، اور مصر
کے عام آدمی کو کہا کہ تم اس مارنے والے سے انقام
اجھیں موجود تھے، اور ہر طرف سے لوگ پروانتہ وار
ٹوٹ پڑے تھے، اس میں غلاموں کے ساتھ پورے
اوہ مصری حاکم سے جو قریش ہی کے ممزز فرد تھے
انسانی سلوک اور عورتوں کے ساتھ اخلاق
اور راداری کے سلوک کی تلقین فرمائی، اور انسانیت
تسبیح کرتے ہوئے کہا کہ "متنی استعبدتم الناس
نوازی کا وسیع اور متوازن پیغام دیا جس کو اسی عہد
وقد ولدتہم امہاتم احرار"۔ (کہ کب سے تم
مساوات انسانی کے سطلے میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اس
جن میں سے اصول تھیں ہوا کہ "الافضل عربی علی
نے لوگوں کو غلام بنالیا حالانکہ ان کی ماوس نے انہیں
آزاد جاتا ہے)

ای طرح بھری شام کے ایک حاکم و راجہ جلد
بن ایک من آدم ہیں، لہذا آدمیں میں برادریں، البت
انہوں نے انصاف کی پابندی اور صاحب حق کے حق
کی ادا بھی کا اعلان کرتے ہوئے یہ خاص کلتہ
اور طواف کرنے میں ایک عام آدمی کا ہر ان کی چادر
پر پڑ گیا جس سے ہو گئے گرتے ہوئے، انہوں نے
اس غصہ میں آکر اس عالمی آدمی کو ٹھانچہ مار دیا کہ ہم
میں وہ سب برادر ہیں، ان میں سے جن کو انسانی
خصوصیات کی بنا پر برتری ہوتا ہے کو برتری ملے گی۔

مساوات کے سطلے میں مصری تصور نے
معاملہ کیا، تو امیر المؤمنین خلیف راشد حضرت عمر بن

گاہہ میرے حساب سے کمزور ہو گا، جب تک کہ میں
جو اصول دیا، اس کا یہ مفہوم ہے کہ کوئی دوسرا شخص ہم
الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ یہ عالمی آدمی اسی
کو اس کے مظلوم کا حق نہ دلوادوں، یعنی مظلوم

کو اس کی مظلومیت دور کر کے اس کو اس کے حق کے
طرح ٹھانچہ لگائے، یہ سن کر جبلہ بن ایکم اپنی اہانت

مطابق قوی نہ بنادوں، یعنی میں چونکہ سب کے
کے اس احساس کے تحت کہ عوام کا ایک معمولی آدمی
سے یہ تصور ہے کہ ہم دوسروں سے بڑے نہیں ہیں،

اب آپ دیکھئے دو توں تصوروں کے درمیان فرق
حقوق کی ادا بھی کا ذمہ دار ہوں اور ان میں کسی کا حق

برگشتہ ہوئے اور اپنے ہدن واہک چلے گئے،
کے تیجے میں کتنا بڑا فرق پیدا ہو جاتا ہے، اسلامی

اصول و مساوات کے لحاظ سے ہر آدمی دوسرے
ہونے کی وجہ سے اس کی مدد کر اپنے اوپر ڈمدادی

کو پانے سے بہتر سمجھے گا، اور دوسرے کے ساتھ
سکھوں گا، اور ظالم اور دوسروں کے باقی رکھتے
توضیح اختیار کرے گا، اپنے کو بہتر بنانے کی کوشش

دلے کی بڑائی اور اس کے زور کو توزنے کے عمل کو
کے لیے سزا میں تھنیف نہیں کی۔

اس سے جہاں انسانی مساوات تمام انسانوں
اپناؤں مداری سکھوں گا۔

ای طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
کے ساتھ مساویانہ برٹاؤ کا واضح پیغام ملتا ہے
اٹرپڑے گا کہ آدمی دوسرے کو اپنے سے کتر سمجھے گا،

الاقوای سطح پر پابندی لگائی جا رہی ہے حتیٰ کہ بعض
اسلامی ممالک بھی مغرب کی انہی تقلید یاد باو میں
اسلامی تحسینات و شعائر پر پابندی لگا رہے ہیں۔

یہ رُخ تعمیری نہیں ہے

ترجمہ: محمد ویث مددی ندوی

تحریر: مولا نسید محمد واصح رشید مسی ندوی
تقلید و حکمت پر کوئی نظر رکھی جا رہی ہے۔
عقل ملک، عالمی اخبارات و رسائل اور دیگر
تہذیب حاضر کے لئے خطرہ ہے، اس سکراہ کن
ذرا اُبلاغ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ مغرب میں اسلام
پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر بعض مسلم اکثریت والے
مکلوں میں دعویٰ عمل پر پابندی لگا دی گئی اور دینی
سے خوف دوست کے سلیمانیہ صورت
باز پھر دینی عصیت اور کیلئے کے زیر آ رہا ہے، جس
حال اختیار کر لی ہے، حالانکہ اب تک یہ خوف دینی
علی اور انگلی دارہ میں محدود تھا، عالمی مغربی ذرا رُخ
جب لکھائے پورے یورپ کو علم و فن سے کوئوں
کے خلاف اتحاد و مظاہروں کا سلسلہ شروع ہو گیا
ذرا رُخ کے پروپیگنڈا کی وجہ سے اسلام پسندی میں
بلکہ عام مسلمان بھی بُنک کے دارہ میں آگئے
صدیوں جہالت و ناخاندگی اور بربریت کی
بیان پناہ لے رکھی ہے، سوئزر لینڈ اور برطانیہ میں
اسی بڑی تعداد ہے، امریکہ کا شعار ملک سے نکالے
ایسا نام یونیورسٹی میں ادبیات اور علوم
انسانیات (Anthropology) کے
استاد "جان بوین" کہتے ہیں کہ اسلام سے یورپ
ہوئے یا جلاوطن کے گھے افراد کو پناہ دینا اور تحفظ
کے خوف کی بیاناد ہے اور حکائی کی غلط تعمیر پر ہے،
جس کی بنیاد مذہب، عقیدہ اور نظام زندگی کے باب
کبر اسلام لیتے ہیں، چنانچہ اسلام ان کی ابتدائی
مشکلات کی میں کا بکرا بن گیا، بوین کہتے ہیں کہ
یورپ کے اسلامائزیشن سے کوئی خطرہ نہیں ہے، کچھ
مشترک کے موضوعات ہیں جن کے بحثی میں غلطی ہوتی
ہے، اور اسلام پر تقدیر کرنے والوں نے حقائق کی غلط
تفیر کر کے اسلام کے خلاف تکرار اور لکھش کی آگ
ہو جائے گا بلکہ اس کا وجودی خطرہ میں پڑ جائے گا۔
یورپ میں مسلمانوں کی آبادی قابلٰ لحاظ حد
تک ہو رجح گئی ہے، بلکہ بعض یورپیں ملکوں میں
مسلمان دوسرے نمبر پر ہیں اور ان کی آبادی کا
تناسب روزافروں ہے، اور ان ملکوں کو اپنی تھاکرے
لئے ان کی ضرورت بھی ہے، لہذا وہ سیاسی قائدین
جو اسلام کے خلاف نفرت پھیلا اور اسلامی خطرہ کا
خوف نتیجہ ہے اس تصور کا کہ اسلام اور یورپ جدا جدا
ذہل دراپیش رہے ہیں، ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ
تھے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ امریکی

گھنٹوپ تاریکی میں ٹاک ٹویاں مارتا رہا،
پریشان کیا جا رہا ہے حتیٰ کہ انسانی زندگی کے مختلف
کیارہوں میں صدی عیسوی میں اسلامی اندر میں
میدانوں میں سرگرم عمل اسلامی تھکیوں، اداروں اور
مسلم شخصیات پر ختف بہانوں سے پابندیں عائد کی
جاتی ہیں اسلام اور مذہب کے جذبات کو محض
روشنی پھیلی اور بیداری آئی، لہذا اس کے بعد یورپ
امداد پر بندش لگائی جاتی ہیں، یہ اقدامات سراسر
شخصی مخالفات میں مداخلت بلکہ فرد کے حقوق
و اصرانیت سے خالصی پانے کے لئے اس نے
پر صریح قلم ہے، اور یہ خود مغربی تہذیب کے خلاف
سیکولرزم کو اختیار کیا، موجودہ عالمی حالات کے ناظر
ہے جس کی بنیاد یہ فرد کے حقوق کی حفاظت اور
انسان کی شخصی زندگی میں عدم مداخلت پر ہے۔

اسلام اور مسلمانوں سے خوف دوست کا یہ
بیان یا تباہی ہو گیا ہے کہ بعض یورپیں ملکوں سے
عصیت کی آگ کو خوب ہوادے رہی ہیں، حتیٰ کہ
مسلمانوں کو کتلانے، مساجد کی تحریر دنکے، مسلمانوں
کے دینی اجتماعات، جلوں، اسلامی تحریک اور ان مسلم
شخصیتوں کے یورپ میں داخلہ پر پابندی لگانے کا
مطالبہ کیا جا رہا ہے جو مسلمانوں کی دینی، اقتصادی اور سماجی
ملکوں میں مساجد اور میتوں کی تحریر پر پابندی عائد
کیمیں کے مختلف نوائیوں میں اسلام کے خلاف
نفرت اور اشتغال اگزیت ہے کہ اسلام کے خلاف
تیریات ۲۵، دسمبر ۲۰۱۶ء

یہ افراد اور ائمہ اخلاقی تعمیری بنا کی ورنہ پورا
شرح پیدائش کے اعتبار سے بڑھتا جائے گا اور
پوشر گائے ہیں جنہیں حقوق انسانی سے متعلق
وقایتوں نے اسلام کی شان میں صریح گستاخی
والے ملکوں میں بھی دوسرے خواہب کے مانے
قرار دیا ہے، اور الجزاہ نے اس پر احتجاج بھی کیا
یا بھی مقاومت کا موقف اختیار کیا ہے اور اشاعت
اسلام کا کام دوسرے ادیان و خواہب کے مانے
والوں کی دل آزاری کے بخیر بست امداد میں
کر رہے ہیں، گزشتہ عہد میں یورپ کی مذہبی
رواداری کے سبب یورپ میں مسلمانوں نے مختلف
تھیں اور رادارے تمام کے ہیں، میکی تھیں بلکہ بعض
مسلم شخصیات نے جو اپنے ملک میں مطلوب ہیں،
یہاں پر صرف دو ملکیں پیش کی گئیں، ورنہ
ایسے کیوں اہانت آمیز واقعات ہیں جن پر مغربی
وائی نفرت اور شنی کا طبعی تتجھ ہے۔

وائشیں یونیورسٹی میں ادبیات اور علوم
یہاں پناہ لے رکھی ہے، سوئزر لینڈ اور برطانیہ میں
اسی بڑی تعداد ہے، امریکہ کا شعار ملک سے نکالے
اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کی مہم بڑے

استاد "جان بوین" کہتے ہیں کہ اسلام سے یورپ
ہوئے یا جلاوطن کے گھے افراد کو پناہ دینا اور تحفظ
کے خوف کی بیاناد ہے اور حکائی کی غلط تعمیر پر ہے،
اور یورپیں باشندے بآسانی اپنی مشکلات کیلئے ملی کا
میں راداری، بیکی اور یا ہمی تعاون پر ہے، یورپیں
کبرا تلاش لیتے ہیں، چنانچہ اسلام ان کی ابتدائی
تہذیب و تدنی فرد کی آزادی اور مذہبی تحصیل سے
مشکلات کی میں کا بکرا بن گیا، بوین کہتے ہیں کہ
یورپ کے اسلامائزیشن سے کوئی خطرہ نہیں ہے، کچھ
دوری پر زور دیتا ہے، اگر اس بڑھتے ہوئے اسلام
خافر جان کو روکا نہیں گیا تو یورپ اجتماعی انتشار
اوی مختلف طبقات کے درمیان خانہ جگلی کا شکار
تھیں اور اسلام پر تقدیر کرنے والوں نے حقائق کی غلط
تفیر کر کے اسلام کے خلاف تکرار اور کلکش کی آگ
ہو جائے گا بلکہ اس کا وجودی خطرہ میں پڑ جائے گا۔

اس اسلام دشمنی اور عالم اسلام کے حصار کے
پہلو بہ پہلو یورپ، امریکہ اور اسرائیل کے مابین
دوستانہ اور تعاون کے روایط روز بروز گھرے ہوتے
ہوئے جا رہے ہیں، اس امریکی اور صیہونی دو قویں
کا اندازہ نااسب امریکی صدر جو بازنٹن کے بیان سے
لگایا جا سکتا ہے، جس میں انہوں صراحتاً کہا ہے کہ:
"اگر میں یہودی ہوتا تو ضرور صیہونی ہوتا۔" بازنٹن
تک پہنچ گئی ہے، بلکہ بعض یورپیں ملکوں میں

خبر "الوطن" نے لفظ کیا ہے کہ دراصل مسلم
مسلمان دوسرے نمبر پر ہیں اور ان کی آبادی کا
تماس روزافروں ہے، اور ان ملکوں کو اپنی تھاکرے
لئے ان کی ضرورت بھی ہے، لہذا وہ سیاسی قائدین
جو اسلام کے خلاف نفرت پھیلا اور اسلامی خطرہ کا
خوف نتیجہ ہے اس تصور کا کہ اسلام اور یورپ جدا جدا
ذہل دراپیش رہے ہیں، ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ
تھے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ امریکی

چاہتے ہیں کہ آخر اسلام اور دوست گردی کیا تھی
ہے؟ جب کہ اسلام کو بھجتے کے لئے اس کا مطالعہ کرنا
چاہتے ہیں۔ ان کے مطابق یورپ میں ”پورن“
سائنس کے بعد جو سب سے زیادہ سائنس و تکمیلی اور
پڑھی جاتی ہے وہ اسلامی مواد فراہم کرنے والی ویب

سائنس ہی ہے۔ ڈیبل اسٹرجیج کے ساتھ بھی کچھ ایسا
ہی ہوا، اس نے میناروں کی مخالفت اور اسلام دشمنی
کے معروف سیاست داں ڈیبل اسٹرجیج اسلام کی
میں قرآن مجید کا مطالعہ کیا اور اسلام کو سمجھا شروع
کیا، اس کے ذہن میں صرف تہذیب اسلام پر تھیزید
کرتا تھا، وہ اسلام میں میناروں کی حقیقت بھی جانتا

چاہتا تھا کہ مینار مخالف تحریک میں زور پیدا کر سکے،
اور مسلمانوں و میناروں سے ہونے
والے ”خطرات“ سے سوتھر لینڈ کے باشندوں کو
باخبر کر سکے لیکن ہوا اس کے برعکس۔ جوں جوں وہ
قرآن مجید اور اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرتا
ھیا، فرمان ہبھی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنی آیات
اس کے دل ودماغ پر چھاتے گئے۔ اس کے دل
ودماغ سے کفر اور بُت پرستی کی تہجی گئی اور ادیان
یاطله اس کے سامنے بونے نظر آنے لگے، نہ تو اسے
تن خداوں پر یقین رہا اور نہ بت پرستی میں کوئی
جادیت، بلکہ وہ اسلام کا گرویدہ ہوتا چلا گیا اور
بالآخر اس نے اسلام قبول کر کے کفر و قلبات کی تمام
دیوار چاروں کو چھڑا دی۔

اسٹرجیج کے اسلام لانے کی خبر آئی ہی کہ
انگلینڈ کی اہم سیاسی شخصیت اور شیزادے پاٹسٹر جارج
اسیورن کے بھائی کے اسلام لانے کی خبر آئی۔ ان
کے بھائی آدم اسیورن جو پہلے سے ماہر فنیات
ہیں، نے اپنے اسلام لانے کا اعلان کر کے سب کو
حیرت میں ڈال دیا۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے

سوٹھر لینڈ میں میناروں کے مخالف کا قبول اسلام

اوارہ

مسلمانوں کے خلاف حف آرا سوتھر لینڈ اب اپنی مینار مخالف تحریک کے خلاف بھی تحریک چلانا
کے معروف سیاست داں ڈیبل اسٹرجیج اسلام کی چاہتے ہیں تاکہ لوگوں میں مہمی رواداری پیدا ہو اور
آغوش میں ہے۔ اس نے اپنے اسلام قبول کرنے وہ بھائے پاٹسٹر کے اصولوں پر عمل کر کیں حالانکہ
کے اعلان کے ساتھ بھی جہاں سوتھر لینڈ کی سیاست میناروں پر پابندی اپناؤن فیشیت پاچکی ہے۔
میں احتل پتھر چاہدی ہے، وہیں ان لوگوں کے اسلام کی سب سے بڑی خوبی بھی ہے کہ
خالافت سے زمین حکمتی نظر آرہی ہے، جو میناروں تک سے بھی جو شخص اس کا مطالعہ کرتا ہے وہ
ہے۔ نفرت سے بھی جو شخص اس کا مطالعہ کرتا ہے وہ اس کو اپنا گرویدہ بنا لیتا ہے۔ جتنی اس کی مخالفت
کر ڈیبل اسٹرجیج ہی پہلا شخص تھا جس نے سوتھر لینڈ میں مساجد پر تالے لگانے اور میناروں پر پابندی
کے لئے اپنی اصول و صوابط لوگوں کو اپنی اسلام
خالफ تحریک کو ملک گیر پیانے پر فروغ دیا۔ لوگوں
سے مل کر ان میں اسلام کے خلاف نفرت کے بیچ
بہت تیزی سے پتھر ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج یورپ میں اسلام
بڑے، اور مساجد کے لگندو میناروں کے خلاف
راہے ہے، اور مساجد کے خلاف تیزی سے ملک رہا۔ جن علاقوں میں جتنی
رائے عامہ ہموار کی ہیکن آج وہ اسلام کا سپاہی بن چکا
شدت سے اسلام کے خلاف پوچھنے لگے ہو رہا
ہے۔ وہاں اپنی ہی حیزی سے لوگ اسلام قبول
کر رہے ہیں۔ آج یورپ کے گورے زیادہ اسلام
اب اپنے کی پرانا شرمندہ ہے کہ سوتھر لینڈ
میں یورپ کی سب سے خوبصورت مسجد بنانا چاہتا
ہے۔ ولچ پہنچتے ہیں کہ سوتھر لینڈ میں اس وقت
چار مسجدیں ہیں اور ڈیبل اسٹرجیج پانچیں مسجد کی
ہے۔ مسلمانوں کے درمیان رفاقت کام کرنے والی
نیادر رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی شدید خواہش ہے کہ وہ
ایک غیر سرکاری تنظیم اور آئی بی کے صدر عبدالجبار
دنیا کی سب سے خوبصورت مسجد بنانیں اور اپنے
الداعی کا کہنا ہے کہ یورپ کے لوگوں میں اسلام کے
اس گناہ کی حلائی کر کیں جوانہوں نے مساجد کے
خلاف زہر انشائی کر کے کیے ہیں۔ ڈیبل اسٹرجیج
میں کچھ تو اسلام کے بارے میں اس نے جانتا

پڑھی دشمن ممالک کے نزد میں ہے، میں نے وعدہ
بلیز، امریکی کا گکریں کے سینٹر اکن سینٹر چارلس
پڑھی دشمن ممالک کے نزد میں ہے۔ میں نے وعدہ
شہزادہ کو پارہ بارہ کرتا اور ان کی حکومتوں کو اے
کیا قا کہ امریکہ میں بر اقتدار کوئی بھی پارٹی ہوئے۔
اس میں الجھانا ہے کہ ان کی ساری توانائی اسی
اسرائیل کے کارہے سے کارہ طلاق کچھی اور
اسرائیل کی ہر ممکن حیات کرتی رہے گی۔
میں صرف ہو جائے اور اسرائیل کے سامراجی
مشبوہوں کو روکنے کی طرف توجہ نہ ہو سکے اور
اور اسلامی بیداری کو کچھلے اور دینی و اسلامی طاقت
میں صوبی عظیم نے اعلان کی تھا کہ اس میں منعقد
میں صوبی عظیم نے اعلان کی تھا کہ اس میں منعقد
ہونے والے مسلمان اجلاس میں امریکی وزیر خارجہ
ہماری کمیٹی مقرر ہوں گی، اپنکے نے اپنے
کمیٹی میں کہا ہے کہ یہ پہلا موقع ہے جب ہماری
عالمی صہیونیت نے اپنی ساری رسائل ایجنڈوں
کا منصب سنبلانے کے بعد صہیونی لائبی کی عظیم عظم
اقتصادی اداروں اور اسلام دشمن تنظیموں کی افادہ اور
ایپک میں کلیدی مقرر کی حیثیت سے معور کیا گیا،
پشت پناہی کے ذریعہ عالم اسلام پر بھی اپنا گھنی
ذکورہ کا نفرس میں سابق برطانوی وزیر اعظم نوئی مخصوص
مختیار کر لیا ہے، اس عالمی اسلام مخالف ہم کا مقصد
ایک جزء ہو؟!!

☆☆☆☆☆

اسلام کا معیارِ تہذیب

مولانا سید محمد الحسن

جدید دنیا میں خوفزدگی کا نام تہذیب ہے، اسلام میں اٹھارو بے خوفزدگی کا، جدید دنیا میں خود پرستی کا نام تہذیب ہے، اسلام میں خود پرستی کا، یہ وہ بنیادی نقطہ
اختلاف ہے جو اسلام کے معیارِ تہذیب کو موجودہ و گذشتہ تمام خود ساختہ معیاروں، بلکہ صحیح الفاظ میں مفروضات سے بالکل جدا کر دیتا ہے، اس لیے اگر کوئی اسلام
کے ہمن میں تہذیب و تہمن کا ہمارا بارڈ کرتا ہے تو اس کو اچھی طرح سوچ لیتا چاہے کہ اس کے ذہن میں تہذیب کا مفہوم کیا ہے، کہیں ایسا توہینیں کروہ اپنی بے خبری
میں تہذیب کے اسی چلے ہوئے بازاری مفہوم کو راہ لے رہا ہے، جس کا علمبردار مغرب ہے، اگر ایسا ہے تو وہ اسلام کی طرف ایک ایسی چیز منسوب کر رہا ہے جس سے
اسلام بالکل نہیں ہے۔

اسلامی تہذیب و تہمن کی جلوہ گری ویکھنے کے لیے ہمیں حضرت عمرؓ کے حجہ پرستے کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے، دمشق و بغداد کے دریاؤں یا غرناطہ
و اشبيلیہ کے زریغ رحلوں کی طرف نہیں، اس کی تشریخ کے لیے ابن رشد و فارابی کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں، اس کے لیے صحابہ و تابعین اور علماء و اولیاء
امت کی پاکیزہ اسلامی زندگی کے عملی عنوانے کافی ہیں۔

اسلامی تہذیب فتوح لطیفہ، فتن تصور اور فتن کے نازکیں دفعہ فتن میں نہیں ملے گی، اس کی حاشیہ الحق کی سیرت، سنت و وزیریت اور امام و خدمت کے ان
زندہ جاوید معمدوں میں کرنی چاہئے جن کو تم عبد القادر جیلانی، شیخ لفاظ الدین اولیاء، مجدد الف ثانی اور سید احمد شہید مجھے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

معروف اسلامی اسکالرڈ اکٹر اسرار احمد

محمود حسن حسین ندوی

عصری اور سائنسی طریق سے سمجھنا اور سمجھانا ضروری ہے تاکہ جدید طبیعت، سماجی علوم اور اسلامی تعلیم کے درمیان فرق نہ رہے۔ ایک وہ میں ڈاکٹر اسرار احمد نے ڈاکٹری چھوڑ کر اپنی زندگی اسلامی تعلیم کے لئے وقف کر دی۔ ان کی مدعا مرکزی اجمن خدام القرآن (لاہور) قائم ہوئی اور ۱۹۷۷ء میں تحریم اسلامی تکمیل دی اور ۱۹۹۱ء میں تحریک غافت پاکستان سے شروع کی۔

ڈاکٹر اسرار احمد جیلی مرتبہ ۲۸۷۷ء میں پاکستانی ویڈیو پر "الکتاب" پروگرام میں آئے۔ اس کے بعد الفلام میم، رسول کامل، امام الکتاب وغیرہ پروگرام پیش کئے گئے۔ اس سے مجبول نہیں ہوئے جس سے گرجویں کے "حصار" میں ہوتی تھی تحریکی مزاج، دین کی تبلیغ و تعلیم اور احیاء میں پہچانے جانے لگے۔ ائمہ ۱۹۶۰ء میں انعام سے سرفراز کیا گیا۔ انہوں نے اردو میں ۲۰ رکتا میں تھیں، اسی میں وہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے جد مسلسل سے عبارت رہی، اسی جذبے سے پہلے وہ زیر اثر تھے اور تحریک آزادی کے دوران "مسلم جماعت اسلامی" سے وابستہ ہوئے، پھر بعض اسٹوڈنٹس فیڈریشن" کے لئے کام بھی کیا۔ وہ پھر نظریات و افکار میں اختلاف کرتے ہوئے جماعت کے اجتماعی سے علیحدگی اختیار کی اور تنظیم اسلامی کی بنیادی، اور خدمت دین کا کام درس قرآن، دعویٰ ۱۹۵۳ء میں اس سے استعفی دے دیا۔

طالب علمی کے زمان میں ہی ڈاکٹر اسرار احمد قرآن مجید کے درس بن گئے تھے انہوں نے کی اور لوگوں میں معروف ہوتے چلے گئے، بعد میں پاکستان کے مختلف شہروں میں قرآن مجید کے پیکر کی اور ۲۰۰۲ء میں "میثاق" اور "حکمت" قرآن مجید کے ذریعہ منظم طور پر تھے سڑوں پر قیادت ترک کردی تھی اور انہوں نے "درس قرآن" کے ذریعہ قرآن کریم کا دیے اور ۱۹۶۵ء کے بعد انہا پیش رو فتوت قرآن مجید کے مطالعہ میں صرف کیا۔ ۱۹۶۷ء میں ڈاکٹر اسرار احمد نے "اسلامی نشانہ اعلیٰ منزل" تھیف یا اعلیٰ نشانہ کے موجودہ امیر ہیں۔ ان کا نظریہ اسلام کی تھیف کے نظریہ سے متاثر ہوا وہ ۱۹۸۸ء میں صدی کی شہادتی اسلامی عظیم تھیف شاہ ولی اللہ بنوی کے

تھیف جات۔ اوسی وہامے

اسلام قول کرنے سے پہلے اچھزری ایک مقامی پہنچ پارٹی (ایس وی پی) کا بڑا لیڈر تھا۔ پارٹی کی پالیسی سازی میں بھی اس کا گہرا اثر دیکھنے کو ملتا ہے۔ میتاروں کے خلاف تحریک چلا کر سیاسی فائدہ حاصل کرنے کا شوشای نے چھوڑا تھا۔ پارٹی میں پانچ وقت نماز پڑھنا اور شراب سے پریز کرنا ہے۔ بہر حال "پاسبان مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے"۔ ڈیکل اسڑچ سوئزر لینڈ میں جو شاندار مسجد ہے۔

گزشت دونوں سوئزر لینڈ میں میتاروں پر ملٹری انٹرکٹر بنا دیا گیا۔ پیدائشی طور پر میانی پابندی لگائے جانے کے لیے دنگ ہوئی، اور سوئس ہونے کے باوجود اس نے مخالفت کرنے کے لیے دوڑوں نے میتاروں پر پابندی لگائے جانے کو قاتلوں اسلام کا مطالعہ کیا تھا اسی تعلیمات نے اس کو پاپا ایشیت دیدی۔ اب دہاں مسجدوں میں علامت کے گرویدہ بنا لیا اور بالآخر اس نے اسلام قبول کر لیا اور تمام سیاسی سرگرمیوں سے اپنارشت توڑ لیا۔ اس نے طوپ پر بنائے جانے والے میتاروں کو بنانے پر گزشت دیکھی۔ سوئزر لینڈ میں جمہوریت ہے اور قانون میتاروں پر ہے۔ ملک کا قانون میتاروں پر ہے۔ پارٹی سے بھی اپنی رکنیت ختم کر لی اور بر ملا طور پر پابندی لگا سکتا ہے دل دماغ پر ہیں۔ آبادی کی وجہ سے کسی بھی امر کو قاتلوں حیثیت دینے اپنے اسلام قول کرنے کا انتہا کر دیا۔

ڈیکل اسڑچ نے ایس وی پی کی سرگرمیوں کو راز جو سینہ فطرت میں نہیں ہوتا ہے! مسلمان مخالفت بتاتے ہوئے ائمہ شیطانی ہے۔ اس وقت وہاں تقریباً ۷۸ لاکھ کی آبادی ہے اور اس کا شادر دنیا کے مالدار ترین مالک میں ہوتا ہے۔ ڈیکل اسڑچ کا کہنا ہے کہ پہلے ہے۔ قابل تجسس ہاتھ یہ ہے کہ سوئزر لینڈ میں وہ پابندی سے باسل کو پڑھا کرتا تھا اور چچ جا جا کرتا تھا۔ لیکن ان کی کل آبادی چھ فصد تائی جاتی ہے جب کہ میتاروں کی حمایت میں ۴۲.۵ فصد لوگوں نے دوڑ دیا جب کہ میتاروں کی مخالفت کرنے والے ۵۷.۵ فصد لوگ تھے جنہیں دونوں گروپ میں کوئی پاسکا تھا۔ جب کہ دوسری طرف ملٹری کے ذمہ زیادہ فرق نہیں تھا مگر چھ فصد مسلمانوں کی حمایت داروں کو یہ خدشہ ہے کہ ڈیکل اسڑچ ملٹری اسڑچ ملٹری اسڑچ ملٹری اسڑچ ہے۔ جنہوں کا اٹھ کھڑا ہوتا ہے ۴۲.۵ فصد لوگوں کا اٹھ کھڑا ہوتا ہے ۵۷.۵ فصد لوگ کا باتیں نہ بتادیں۔ گویا مسلمان ان کے زندگی ملک کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہیں جن کو شعاع پر پابندی کے مطالبے نے لوگوں کو اسلام کی طرف را غب کیا ہے اور اسی کی تعلیمات تھی کا اڑا ہے کہ وہ اپنے اند مسلمانوں کے متعلق نرم گوش اخانا پڑے گا۔ ایس وی پی کے متحمل کوںل مبرک کا کہنا پاتے ہیں جب کہ بہت سارے لوگ ڈیکل اسڑچ ہے کہ ڈیکل اسڑچ کا اس عہدہ پر ہاتھ ملک کے تحفظ کی طرح اسلام لاچکے ہیں۔ ڈیکل اسڑچ ملک کی بادقا رسیاسی پارٹی سوکیں ترجمان کر ستو فربورز نے یہ کہہ کر معاملے کو پہلا

کلام اللہ کا ایک خادم۔ اللہ کے حضور حاضر

سید مرتضیٰ عدوی

بن عبد العزیز اللہ تھیں ہیں

۱۹۷۶ء میں سنتھی صاحب نے شیخ عبد الرحمن الفریان کی سرگردگی میں ریاض میں جمعیت تحقیق القرآن اکرم کی بیانیہ والی اتواری ذاکر

صاحب کو قسم سے ریاض منتقل کر دیا۔ جہاں قاری

صاحب اپنی مستخار زندگی کے آخری لمحات

تک (قریبًاً ۳۵۰/۱۹۷۶ء) صدر درس رہے۔ ریاض

کی ساجد میں اب تپاچی ہزار سے زائد حلقات قائم

ہیں جن میں ایک لاکھ سے زائد طلباً اور پانچ ہزار

سے اور طالبات زی تھیں ہیں، مگر ۳۸۰/۱۹۷۶ء میں قاری

صاحب مسجد میں پڑھانے والے سب سے پہلے

ٹھنڈھ تھے کہ اس وقت تک مساجد میں حلقات کا

نظم قائم نہیں ہوا تھا۔ صرف ایک مدرس شیخ محمد بن

ستان کا تھا جس میں تھیم قرآن کا اہتمام تھا۔

۱۹۷۶ء مطابق ۱۹۷۹ء میں قاری صاحب کو

سعودی شہریت لی۔ ۱۹۷۸ء سے ۱۹۷۹ء تک جامِ

عبداللہ خالد میں (جہاں بچھلے لگ بھگ تو سال

سے طوحا (بلخواہ) تراث پڑھاتے رہے تھے) امام

وخطیب متحفیں ہوئے۔ اس عرصہ میں

نزاریوں میں پاکستانیوں کی مدد پر تھا دو کی رعایت

کرتے ہوئے نماز جمع کے بعد خطبہ کا ترجمہ اور بعد نماز

عشاء قرآن مجید تجوید و تسری اور عربی زبان کے دروس کا

اهتمام فرماتے رہے۔ ۱۹۷۹ء میں رہائش درسے حل

میں منتقل ہو چکے کی وجہ سے استغفار دیا۔

متعدد بار سعودی عرب، پاکستان، ملائیخہ، برلن

اور ارجنمنڈی میں ہونے والے علمی مقابلہ تراویث میں

سعودیہ کی نمائندگی فرمائی۔ شیخ زندگی کے لام شیخ صالح

بن عبد العزیز کی علاالت کے زمانہ میں شیخ زندگی میں

نامست کی پہنچ شوہر جس سے رہائش میں شیخ زندگی کی لفڑی تھی۔

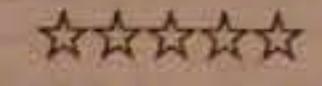
۱۹۷۹ء میں اپنے والد قاری عبد المالک صاحب کے صاحبزادہ جناب قاری عبدالمadjed ذاکر صاحب کی وفات کے بعد ان کے قائم کردہ ادارہ دار صاحب (صدر درس) جمعیت تحقیق القرآن اکرم، اتریش میں اپنے والد ماحد کے جاشین قرار پائے ریاض کا ۲۶۷ سال کی عمر میں ۲۰۰۱ء میں اور فیض یہو نہجا یا۔

پہنچ سات بیجے ریاض کے کلگ فہد میڈی یکل شی میں انتقال ہو گیا۔ عصر بعد مسجد الرحمٰن میں نماز جنازہ کے (نومسلم) محدث قرآن مجید تاجر محمد یوسف ہوئی اور شیعی کے قبرستان میں مدفنیں ہوئی۔ اللہ ما صاحب سیمھی نکلے المکرمہ میں دہل کے علاء واعیان کی مدسو سب سے پہلے "جمعیۃ تحفظ" احذولہ ما اعطی و کل شفی عنده لاحل القراء کرام کو اس کے حلقات میں مدريس کے مسمی "ولا نقول الا ما يرضي ربنا" انا لله تعالیٰ نے جن تین قراء کرام کو اس کے حلقات میں مدريس کے وانا الیه راجعون"۔

قاری صاحب ۱۹۷۵ء مطابق ۱۹۷۹ء میں تکھوئے بلے بلایا ان میں سرفہرست قاری عبدالمadjed ذاکر صاحب تھے۔ قاری صاحب نے مکہ المکرمہ میں صاحب مدرس فرقانی کے صدر درس تھے۔ درس میں ہی قیام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے والد کے شاگرد لپنے والد ماحد سے قرآن مجید حفظ کا آغاز کیا اور ۱۹۷۹ء میں (اپنے والد صاحب کے حکم سے) قاری عبدالمکرم قرأت پڑھ کر عزمه کمل کی۔

۱۹۷۹ء میں جنوبی کیونگوں کے متعدد مکتبہ کے مدرسے زیادہ تر میں شیخ زندگی کے مدرسے زیادہ تر میں صاحب سے حفظ کمل کر کے مندی۔ ۱۹۸۴ء میں جنوبی کیونگوں کے مرکز قسم (برینڈ) صاحب آپ کا جواب غلط ہے۔ انہوں نے کہا پھر آپ ہی بتائیے تو کہا کہ اس وقت الشتعانی نے دنیا میں سب سے زیادہ عزت اس کو دی ہے جس کا جو تائید حکایت کیے مسلمانوں کے دو دو یتیح (ہمارے لئے) آپ میں لا تھے میں اور پھر اس طور پر صلح ہوتی ہے کہ دنیا میں ایک جو تائید حکایت کیے میں قرآن ہے، آپ کے قلب میں حدیث ہے، اس سے پڑھ کر عزت کی اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟

سید ابو الحسن علی ندوی نے ان کا براخیال فرمایا اور ان ۵۲ اکثر اسرار احمد کو مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالعلی مودودی کی تفییقات سے مدد لی۔ وہ شیخ البہادر مولانا کی وفاقت اسی عزیزی سے سمجھتے تھے۔ اسی عزیزی کے سبب مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا سید ابوالعلی مودودی کی فضیلت کے مذکور اور مسجد شیخ احمد حنفی کی فضیتوں کیا تھا جو ان کے رسالہ ماہنامہ "بیان" لاہور میں چھپا کوئی نہیں ایک مختصر مکتوب تھا کہ مسجد شیخ احمد حنفی کے ساتھ قرآن حباداً جو تائید حکایت کیے میں ہے۔ باشہ انہوں نے خود بھی حاصل کیں اور دوسرے کو بھی اس امتاب کرتے، مگر اس کے باوجود قرآن کو سائنسی اور بعض افکار و نظریات سے اختلاف تھا لیکن یا اختلاف انبیاء کے کے ساتھ تھا۔ ملک اس سے بھی اپنا روش خیال انداز سے جیش کرتے تھے۔ اکثر اسرار بھی مخالفت کا سبب تھیں بنا۔ بلکہ اس سے انہوں نے اس نے فائدہ ہو تھا۔ لارس میں جمیل عین کرنے میں مدد لینے کی کوشش کی لہ معرفۃ تامۃ۔ (امین)



سب سے زیادہ باعزت

ہارون رشید جو خلیفہ وقت تھے اور خود بھی بہت بڑے عالم تھے، ان کے دونوں صاحبزادے امین و مامون کو قاضی بھی تھیں اور تھیم دیتے تھے ایک دن جب استاد پڑھا کر فارغ ہوئے اور جانے کے لئے اٹھنے کا رادہ فرمایا تو دونوں لڑکے استاد کا جو تائید حکایت کیے تھے بھی اور آپ میں بھڑکنے لگے۔ ہر ایک چاہتا تھا کہ استاد کا جو تائید ہے میں سید حکایت کی۔ قاضی صاحب نے ان میں اس طرح صلح کر دی کہ بھائی! آپ میں بھڑکا۔ میں سید حکایت کر دیا کردا اور ایک جو تائید سید حکایت کر دیا کردا کرو۔ بالآخر دونوں اس پر راضی ہو گئے اور ایک کران کا جو تائید سید حکایت کی۔

ایک دن کھانے کے وقت ہارون رشید نے قاضی بھی سے پوچھا کہ قاضی اس صاحب تھا۔ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ عزت کس کو دی ہے، لوقاپی صاحب نے جواب دیا کہ حضور اس وقت تو آپ ہی کو سب سے زیادہ عزت حاصل ہے کہ آپ امیر المؤمنین ہیں۔ ہارون رشید نے فرمایا کہ قاضی کرنے کے لیے مسلمانوں کے دو دو یتیح (ہمارے لئے) آپ میں لا تھے میں اور پھر اس طور پر صلح ہوتی ہے کہ دنیا میں ایک جو تائید حکایت کیے میں قرآن ہے، آپ کے قلب میں حدیث ہے، اس سے پڑھ کر عزت کی اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟

سچان اللہ! ایک وقت ایسا تھا کہ امراء و مطاطین کے تکوپ میں علماء کی اسقد عظمت تھی، لیکن آج تو مسلمان علماء کا اخراج بالکل ختم کر چکا ہے، مگر اس میں حکایت کے میں زیادہ خداں کا قصور ہے، علماء نے بھی اپنے کونڈ جانے کیا ہے کہاں پہنچا رہی۔ علماء کی شان تو یہ ہوتا چاہئے کہ حق بات کھا کریں، ان کے دل میں نہ مال کی خلیفہ جاوہ کی خلیفہ، جو عالم کو واقعی عالم رہانی ہو گا وہ بیش حق تھی بات کے کہا، اللہ کی پنچ باتیں تھیں کہ قرآن، دعویٰ، بات کھا کریں، ان کے دل میں نہ مال کی خلیفہ جاوہ کی خلیفہ، جو عالم کو واقعی عالم رہانی ہو گا، دعویٰ، بات کھا کریں، ان کے دل میں نہ مال کی خلیفہ جاوہ کی خلیفہ، جو عالم کو واقعی عالم رہانی ہو گا، دعویٰ، بات کھا کریں، آج، ان کی شان تو یہ ہوتی ہے: "لَا يَحْفَظُونَ فِي اللَّهِ لِوْمَةَ لَا إِيمَانَ". ☆☆☆☆☆

سوال و جواب

مفتی محمد ظفر عالم ندوی

کے بعد سخت کر دیے تو اس سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر شوہرنے طلاق نامہ کو بھیلایا ہے اور بغیر کسی جروا کراہ کے دستخط کر دیا تو اس سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ (روال حکایہ/۲۳۹)

سوال: میاں یہوی کے درمیان نتارع میل ہے وہ محترم ہیں ہے، لہذا انکو ہو گرت اس کی یہ یوں

جواب: اگر زبردست طلاق نامہ پر دستخط کرایا جائے رہا تھا شوہر طلاق دینا نہیں چاہتا تھا لیکن لوگی استعمال کی جس کے نشأہ اور ہونے کا اسے علم نہ ہوا اور اس کے گرد اسے طلاق دلانے پر مصرت ہے، اسی

سوال: کیا فقرہ شافعی میں تحریری طلاق ہو جاتی ہے؟ اس بارے میں تفصیلات سے مطلع کریں؟

جواب: امام شافعی کے نزدیک بھی تحریری طلاق میں ان سے یہوی نے طلاق کملوائی تو کیا اس سے

سوال: زوجین کے درمیان جب تفریق ہو جائے طلاق واقع ہوئی؟

جواب: نشکن حالات میں جو طلاق دی جاتی ہے تو اس کے بعد شوہر پر کیا حقوق عائد ہوتے ہیں،

اگرچہ بعض سورتوں میں طلاق واقع ہو جاتی ہے لیکن رہنمائی کریں؟

جواب: جب زوجین کے درمیان تفریق ہو جائے وہوک سے یا جرأہ رثاب پا کر بحالات نش جو طلاق

تلوائی ہی ہے، وہ محترم ہیں ہے۔ (الدر المقارع روال حکایہ/۵۸۳)

سوال: ایک شخص نے زندگی دواؤ اکٹر کے مشورہ نقدم (۱) اگر مہر ادا نہ کیا ہو تو مہر ادا کرے، (۲) عدت کا

سوال: کھانے کے چدمیں بعد دوام اضافت کرے۔ (۳) سماں جمیز جو موجود ہو اس کو داہیں کرے۔ (۴) اگرچہ ہوں اور وہ ماں کی پرورش

سوال: ایک شخص سے اس شخص پر عجیب غریب کیفیت ہوئے ہوں تو ان کے اخراجات ادا کرے۔ (۵)

سوال: اگر کسی طلاق دی، اسی حالت میں طاری ہو گئی، اور وہ اسی جاہی بکئے لگا، اسی حالت میں وہ

اوہ اسی حالت میں اپنی یہوی کو طلاق دیدے تو بچوں کے باپ کی ذمہ داری

واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب: جنون کی حالت میں دی ہوئی طلاق واقع نے طلاق کے بارے میں پوچھا تو اسے کچھ بھی ہے کہ وہ ایسے مکان کا انتظام کرے جس میں ماں

کے بعد جب اس کی حالت متعدل ہوئی اور لوگوں پر بچوں کے ساتھ رہائش اختیار کر سکے۔

سوال: زوجین کے درمیان نہیں ہے اس لیے والدین نے ایک طلاق نامہ تیار کیا اور اپنے داماد سے

واعظی تو ازن برقرار نہ رہئے کی وجہ سے جو طلاق دی دستخط کرنے لئے اصرار کیا، داماد نے طلاق نامہ پر منہ

جانوروں کے حقوق

خالد فیصل ندوی

جنہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنے ہاتھوں بنا کی ہوئی
چیزوں میں سے ان (انسانوں) کے لئے
چوپائے (بھی) پیدا کئے ہیں، جن کے پامک
ہیں، اور ان چوپائیوں کو ہم نے ان کا تالیح بنا دیا
ہے، جن میں سے بعض قوانین کی سواریاں ہیں اور
بعض کا گوشت (یہ انسان) کھاتے ہیں، انہیں ان
سے اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور پہنچنے کی
چیزوں کو غلط مقصود و غایت کے ساتھ وجود بخواہے، کتاب ہدایت قرآن مجید کی متعدد

سورتوں (خاص طور سے سورہ آل عمران/۱۳، سورہ انعام/۱۳۲، سورہ خل/۸۰، سورہ شعراء/۱۳۳، سورہ فرقہ/۳۰، سورہ مومون/۱۱، سورہ غافر/۹) اور سورہ فرمایا ہے اور انسانوں کے فائدے کے لئے پیدا کیے ہے، اور دنیا میں ان کا وجود اللہ تعالیٰ کی کھلوق ہیں، دنیا میں ان کا وجود اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کا جتنا جانتا ہوتا ہے، دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت و نعمت کا مظہر ہے اور ہم انسانوں کے لئے منفعت، ہدایت اور زینت کا باعث ہے، اللہ تعالیٰ نے مختلف اہم موقعوں پر ان بے زبان حقوق سے بڑے بڑے کام لئے ہیں اور ان سے اپنی قدرت ملطقا کا یقین و اعتماد ہم انسانوں کی بہت سی ضروریات پوری ہوتی ہے، ان سے اپنی ضروریات کی حقیقت میں یہ جانوروں کے کام لئے ہیں اور ہم انسانوں کے اندر پختہ و مضبوط فرمایا ہے اسی طرح ہم انسانوں کو ان جانوروں کے ذریعہ اہم امور (خاص طور سے فن و غیرہ کا طریقہ) کی تعلیم میں پیدا فرمایا ہے، یہ حیوانات انسانوں کے لئے بہت ہی کار آمد ہیں، ان سب سے ہم (جانور) بھی اللہ تعالیٰ کی تھیں، ارشاد الحکیم ہے کہ "اور چوپائے بیان فرمایا ہے، ارشاد الحکیم ہے کہ" اور چوپائے

(جانور) بھی اللہ تعالیٰ کی تھیں، ارشاد الحکیم ہے، اسے بھی بھی ہے، اور (بے شمار میں) تمہارے لئے گرم لباس و کپڑے (کبل، شال، ٹوپی، چمن، چینہ اور ذریعے) فائدے بھی ہیں، اور ان میں سے تم دوسرے کھاتے بھی ہو اور ان کی وجہ سے تمہاری شان بھی دچپ اور طرح طرح کے بہت سے چڑی سامان (کوڑا، موزہ، بیگ وغیرہ) حاصل ہوتے ہیں، اور ہمیں پیدا فرمایا ہے (الاربعہ/۲۹۳) ہے، اور وہ تمہارے بوجہ بھی اخواتے ہیں، اور گھوڑے چڑھ اور گدھے کو (اللہ تعالیٰ ہی نے تھا) تھا کہ تم ان پر سوار آتے ہیں کچھ سے دودھ، دہی، ٹکڑن، گھنی، چینہ، ہو اور یہ جانور (تمہارے لئے) باعث زینت بھی گوشت اور بہت سی مفید چیزوں کی تھیں ہیں، (سورہ خل/۵-۸ مختصر) اسی طرح اللہ تعالیٰ اور کچھ طولیں و مضبوط جانوروں سے ہم انسانوں کو شان و شوکت اور دولت و عظمت حاصل ہوتی ہے اور بعض قوی اور طاقتور جانور لڑائی و مقابلہ کے وقایت ہوتی ہے اور بچاؤ کا کام دیتے ہیں، درحقیقت ہے، ان کو ہمارے تالیح فرمان کر دیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قوانین میں ہم انسانوں کے ساتھ حسن اور سلوک کرنا ثواب کا کام ہے اسی طرح جانوروں، پرندوں اور چوپائیوں کے ساتھ بہتر ہے اور بچاؤ کا کام دیتے ہیں، درحقیقت ہے، اور جنون کی عقل و حواس کا موجود ہونا ضروری ہے، اور جنون کی تھا کہ وہ ایسے مکان کا انتظام کرے جس میں ماں دنیا میں موجود بہت سے جانوروں میں ہم انسانوں کے لئے مسخر کر دیا ہے اور ہمیں ان سے آرام ملیخ انداز میں یوں بیان کی ہے کہ "کیا وہ وہنی تھیں کہ ایسے فائدے ہی فائدہ ہے اور ہمیں ان سے آرام

گرامی یہ ہے کہ۔“ہر زندہ جانور کے مکھانے کا موقع دیا جائے، مسئلہ سواری کرنا، طاقت سے رحمت و برکت اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے فعل زیادہ کام لیما، اور غیر ضروری کام کرنے پر مجرور کرنا وکرم اور مغفرت و بخشش کا ذریعہ ہے، چنانچہ پلانے میں اجر و ثواب ہے۔” (بخاری و مسلم) نیز ایک حدیث میں آپ نے جانور کو بیخوا رکھتے پر دین اسلام میں ناپسندیدہ اور منوع ہے چنانچہ ایک احادیث میں ان کے ساتھ حرم و کرم کا معاملہ کرنے کو رحمت اللہ اور مغفرت رب انی کا باعث حدیث میں ہے کہ۔“جب تم لوگ سرہنگی اور خود عین ناگی اور بدی تہبیہ کی ہے، روایت میں شادابی کے زمانہ میں سفر کرو تو ادنیوں کو زمین کی ہے کہ آپ ایک (محض و لاغر) اونٹ کے پاس سرہنگی سے فائدہ پہنچا اور جب قحط کے زمانہ سفر پانی پلانے پر ایک بدھن مورث کی مغفرت کا سے گزرے، جس کا پیش (بھوک کی وجہ سے) اس کرتو اس کو تہبیہ کے ساتھ چلا۔” (مسلم) ایک مردہ سنایا گیا ہے (بخاری و مسلم) اور دوسرا کی کرسے لگکر گیا تھا تو آپ نے فرمایا: لوگو! ان دوسری حدیث میں آپ نے ایک اونٹ کی طرف بے زبان جانوروں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے دوسری حدیث میں آپ نے ایک اونٹ کی طرف بے زبان جانوروں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے سے اپنے مالک کے شکایت کرنے پر اس کے ذردو (ان کو اس طرح بھوک کا شمارہ مارو) ان پر سوار و تو کرنے میں ہم انسانوں کا سارا نقصان ہے کیوں انصاری مالک کوخت تہبیہ فرمائی اور اسے غصب ایسی حالت میں جبکہ یہ ٹھیک ہوں (ان کا پیش بھرا ہے زبان جانوروں کی حق تلقی پر اللہ تعالیٰ کے الہی سے خبردار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔“اس بے زبان جانور کے بارے میں تم اللہ تعالیٰ سے سخت عذاب اور اس کی شدید گرفت و مواعظہ کا میں چھوڑو۔” (ابوداؤد) نیز ان جانوروں کو پانی امکان تو ہے اور جانور کے ساتھ خالمانہ سلوک کیوں بھیں ڈرتے ہو، جس نے تم کو اس کا مالک ہانے پر آپ نے متعدد احادیث مبارکہ میں بدی سخت گناہ کا موجب ہے اور عذاب الہی کا باعث زنگی دلائی ہے ایک حدیث میں جانور کو پانی پلانے کو اجر و ثواب کا موجب بنایا ہے (ابن بیہقی اور طلاقت سے زیادہ کام لے کر کو بھوک رکھتے ہو اور طلاقت سے زیادہ کام لے کر مورث کو ایک ملی کے (نہایت خالمانہ طریقہ مذکورہ بالا حقوق کے علاوہ جانوروں کے کچھ سے) مار ڈالنے کے جرم میں عذاب دیا گیا۔” (بخاری و مسلم) اور بھی حقوق ہیں، ان میں سے قابل ذکر یہ ہیں زیست ہیا ہے (بخاری و مسلم) نیز ایک حدیث میں حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں ہر جگہ اور ہر زمانہ کان کو بے تحاشا شمارا جائے، خاص طور سے ان انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں اور پرندوں کے مکھانے پلانے کی سخت وعید آئی ہے، نیز ان کو مخفی پر مارنے کی سخت وعید آئی ہے، نیز ان کو زیادتیاں اور بدسلوکیاں کی جاتی رہی ہیں، اسلام تکفیل و اذیت نہ دی جائے، ایذہ انسانوں کو اس کی ملابسے ثواب کا کام بتا کر ہم انسانوں کی ہر صورت ممنوع ہے، ان کے جسم کو نہ داغا ہی تر غیب دی ہے، ارشاد نبوی ہے کہ۔“جو کوئی مسلمان کسی درخت کا پودا اگائے یا یکھیتی کرے، پھر کوئی انسان یا کوئی پرندہ یا چوبیا یا اس درخت یا یکھیتی میں لکھائے تو یہ اس مسلمان کے لئے بڑے صدقة اور ان پر اللہ تعالیٰ کی لخت بھیجی ہے (مسن احمد) اسی طریقہ جانوروں کو یا ہم لڑانے کی سخت اُواب کا کام ہے۔” (بخاری و مسلم) ممانتہت حدیث میں آئی ہے کہ ان کے ان جانوروں کا تیرا حق یہ ہے کہ ان کے آلام و راحت کا بھی خیال رکھا جائے، کام کے کتاب و سنت کی روشنی میں یہ سارے حقوق حلیم شدہ میں اور ان حقوق کی ادائیگی دنیا میں باعث ہے انسان، شیر اور بکری پانی تھیں۔

☆☆☆☆☆

رسول اُمیں بکری ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر حرم آتا اور واضح بدایات موجود ہیں چنانچہ رحمان و رحم اللہ تعالیٰ نے ان تمام جانوروں کو بھی ہم انسانوں ہی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم بکری پر حرم کرتے ہو مارنے سے منع فرمایا ہے۔” (ابوداؤد) ایک اور کی طرح جماعت و گروہ قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد تیسری حدیث میں ان جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم آپ نے نہایت ہی ترقی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے مینڈھک کے مارنے کے نتیجے کو ذبح کرنے کی ارشاد گرامی یہ ہے، چنانچہ ارشاد اس بارے پر جگر کے ساتھ یہک انداز میں یوں دیا کہ۔“ہر جگہ کے ساتھ یہک اسلام نے انسانی ضرورت پر جن جانوروں کو سلوک کرنے میں اجر و ثواب ہے۔” (بخاری) ایک اور حدیث میں آپ کا ارشاد گرامی یہ ہے مارنے یا ذبح کرنے کی اجازت دی ہے، ان کے حقوق کا تذکرہ قرآن مجید کی مختلف سورتوں (ہود/۵۶، عکبر/۱۰۵، ۵۳، ناز عاتا/۳۳، عبس/۳۲، بجمدہ/۲۷ اور یونس/۲۳) کی آیات کریمہ میں موجود ہے اسی طرح ان کے حقوق کی تفصیل بدایات احادیث میں موجود ہیں چنانچہ حضرات محدثین نے اپنی مشہور کتابوں میں دیا ہے کہ آپ نے دور جاہلیت میں جانوروں کے ساتھ راجح تمام خالمانہ برداشت پر سخت تکریز فرمائی اور سلطنتی اور بے روحی کے تمام طریقہ کو بالکل منا دیا پچانچ آپ نے جانوروں کو باندھ کر اس پر نشانہ گذشت کی سخت ممانعت فرمائی (مسلم، ابن ماجہ) اور آدمی اپنی پچھی تیز کر لے، اور اپنے ذیجہ کو آرام پہنچائے۔” (مسلم، ابن ماجہ) اور ذبح کے تمام دور جاہلیت میں راجح ایک خالمانہ طریقہ عمل (زندہ اونٹ کے کوہاں اور دنیب کے دم کی چکی کو تکلیف وہ طریقوں (خاص طور سے دانت کا) کر کاری ناچن سے خاش لگا کر ذبح کرنے) کی سخت مماعت آپ نے فرمائی (بخاری و نسائی) کہ۔“اس طریقہ سے زندہ جانور کا جو گوشت کا کٹ مخلوق بھیں، اور ان کے ساتھ حرم کا معاملہ کریں، کیوں کہ اسلام کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ یہ اپنے زندہ جانوروں کے مثلكرنے ان کے سلطنتی دین سراسر پیغام رحمت ہے، رحمان و رحم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر بخے والی تمام حقوق کے ساتھ تکید آئی ہے پر لخت بھیجی و سنت میں ان کھلانے پلانے کی بڑی ترغیب اور رحم کرنے کا بہت سی ہا کیدی و عموی حکم ہم مسلمانوں ہے (بخاری) کو یوں دیا ہے کہ۔“مسلمانوں نے زمین پر بخے کے نتیجے یہ طریقہ اسلام میں بلا ضرورت کسی جانور کے قتل کرنے کو بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا مختلف قسم کی پیداوار میں سے تم خود بھی کھاؤ اور والا (رب المشرق) تم پر رحمت فرمائے ہے (جامع) نیز نقصان پہنچانے والے جانوروں کے پیچے چوبیاں کو بھی چڑاو۔” (سورہ ط/۵۴) اور گا، (ترفی، محدوك حاکم) ایک حدیث شریف (چنانچہ ارشاد) کے نتیجے میں ہے،“آپ نے چار احادیث مبارکہ میں جانوروں کے اس حق کی بڑی چانچے ایک حدیث میں ہے کہ۔“آپ نے چار تفصیل موجود ہے، ایک حدیث میں آپ کا ارشاد

حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ کے دعویٰ بیانات

محل الحق ندوی

حضرت بڑے والہاں انداز میں اس کو سنایا کرتے
تھے، ایک دن بھر کے بیان کے بعد جب تکمیل
شروع ہوئی تو دیکھا کہ حضرت جی مجسر سے اٹھ کر
ایک میواتی کے لگے میں ہاتھ دال کر چکار چکار کر
اس کو جماعت میں لے کر پر آمادہ کر رہے ہیں، یہ

حضرت جی کے دعویٰ جوش اور رتپ دبے کلی کی ایسی
اداثتی جو دل پر قتش ہے، ندوہ میں ہونے والے تن

نام کتاب: حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ کے دعویٰ بیانات

مرتب: مفتی محمد روشن شاہ قادری

ناشر: نکتبدار المعلوم سولوری

طباعت: عمدہ، مرجلہ

حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ

اور فرمایا: اس کے بعد ابابنیت الشرب العالمین پر یقین

واعتماد اور توکل کا ایک مثالی خزانہ ہیں، ایسی یگانہ

روزگار فتحیتیں صدیوں میں پیدا ہوئی ہیں، حضرت

جو اثر پر اندر غیر معمولی تھا، اس وقت حضرت شخ

اپے صبر و تحمل کے بعد بھی جو فرمایا وہ حضرت جی کے

مولانا محمد ایاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال

کے بعد فرمید ارجمند مولانا محمد یوسف صاحب

میں ان کی نسبت جس طرح خخل ہوئی وہ انتقال

نسبت کی ایک بیشی جاگتی تصویر ہے، اس سلسلہ میں

کچھ تفصیل لکھنے کے بغایے شیخ الحدیث حضرت

مولانا محمد زکریا صاحب کے ایک ووچلے لکھنے دینے

کافی ہیں، حضرت مولانا ایاس صاحب رحمۃ اللہ

علیہ کے انتقال کے بعد مولانا محمد یوسف صاحب

رحمۃ اللہ علیہ نے معاصر ورقی کار ہونے کے باوجود

جو کچھ لکھا ہے اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں کہ وہ

حضرت جی کی تقاریر کے غلامے بھی آگئے ہیں۔

حضرت جی کے مقدماً اثار مولانا محمد کاظم صاحب

کام کو منجاہ اس سے جماعتیں کی آمد و رفت

میں غیر معمولی اضافہ ہوا جس کی وجہ سے اخراجات

بڑھنے لگئیں۔

حضرت جی کے ساتھ قرض بھی بودھا

جارہاتی، اور حضرت جی کی شان بے جیازی کا یہ عام

غائب ۱۹۵۹ء میں مہمان المبارک کی چھٹیوں

ایک گرانقدر تحریکی حیثیت رکھتا ہے، کتاب پر کچھ لکھا:

محسنوں کی شان میں اپنے چالیس ساتھیوں

میں دوسرا ساتھ کی گمراہی میں اپنے چالیس ساتھیوں

تو حکایتیں ہوئے تھیں کہ

خاص کے کہنے پر بھی راضی نہیں ہوئے تھی کہ خاصین

کے ساتھ نظام الدین حاضر ہوا تھا، مولانا محمد یوسف

صاحب کی خدمت میں درجے اور بیانات سننے کا

آپ ہی حضرت جی کو سمجھائیں قرض بودھا

خوب موقع ملا، یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت جی کی

امحانے کی تو قش بجھے۔ آئین۔

کتاب حیات الصحابہ زیر تصنیف تھی اور تاویع کے بعد

چار ماہے، چانچہ حضرت شخ نے فرمایا کہ بھائی!

عالم اسلام

محمد جاوید اختر ندوی

لو جاؤں کو جا سوئی کے ہنگ کی وجہ سے گرفتار کر لیا۔
دوں میں جمہوریہ کلیمکی کے
مسلمانوں کا مسجد کی تعمیر کھلپاٹہ
بڑی کوششوں اور بڑے بعد بھی کامیکی
کے مسلمان دار الحکومت میں مسجد کی تعمیر بھی کر لے
گزشتہ رسول میں مسلم عوام نے بڑی کوشش کی کہ

سودانی داد الحکومت میں ایک بتوی
مسجد اور اسلامی مرکز کا قائم
سودان کے دار الحکومت میں ایک وسیع
و عریض عظیم الشان مسجد اور ایک اسلامی مرکز کے
مقام پر سرکاری تجوید آخري مرحلہ میں ہے، سودان کی
حکومت نے اس سلسلہ کی تمام ترسویات فراہم
کر دی ہیں اور امید ہے کہ اگلے کچھ مہینوں میں ان
مضبوتوں پر کام بھی شروع ہو جائے گا، اور یہ ایک
اجازت دی جائے جس سے رسول کے اس ملک میں
ظیم تاریخی و تہذیبی و راشت ہو سکے۔
یہ مبارک کام سودانی حکومت اور خادم اخرين
الشیعین کی سودان میں سعودی سفارت کے مابین
تمکن اب بھی ان کو کوئی جواب نہیں ملا۔
قابل بات ذکر ہے کہ جمہوریہ کامیکی میں کوئی
ایک اتفاق کے تحت شروع ہو رہا ہے، سعودی بڑیدہ
اوروہری پالیسی پر مسلم جماعتوں نے شدید برہی
”الوطن“ کی جگہ کے مطابق جس سرزی میں پر یہ مسجد
اور اسلامی مرکز کی بنیاد پڑھی ہے اس کی
باقتوں کے سلسلہ میں جدارہ خیال کر سکیں، مسلم جعلی
مساحت (۲۵۰۰) میٹر مربع ہے، اور یہ وقت کی
برٹانی بیوسنے (۵۰) مسلم طلبہ کے
زین ہے، اور جس علاقہ میں یہ مسجد قائم کی جاری
کیا تکنی بے گناہ و مصوم طبیعہ کتیں بیوسنے کے اس
ہاشمی مسلمانوں کی بڑی آبادی پائی جاتی ہے،
ایک اندازہ کے مطابق سودان کے پیچاس فیصد
باقابندیتکت کی مقبولیت میں کمی
ایریکی (CBS) نے حالیہ روپورٹ
باغشدنے بیٹھنے لئے ہیں، اور مسلمانوں کی تحدا
چار لاکھ تباہی جاتی ہے، اس مسجد کے اندر بیک وقت
بایانی بیک (۱۲) کوٹیں نہیں ادا کر سکتی ہیں،
اویسی کیماٹھ ایک تجارتی سینٹر بھی ہو گا
خالیانہ محل پر شدید تعمیر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ دہشت
جب کر (۲۳) فیصد ایریکی ان کو حقیقی نظریوں سے
جب (۱۷۵۰۰) میٹر مربع پر محیط ہو گا، اور ایک شافتی
گردی کو رکنہ کا طریقہ نہیں ہے بلکہ سراسر مقصد
کیمکت ہے، حالانکہ حقیقی نظریوں سے دیکھنے والوں کی
مرکز (۲۳۰۰) میٹر مربع پر پھیلا ہو گا، محاضرات
گزشتہ ایک روپرٹ شائع کی تھی کہ بیوسنے پر کچھ سلم
و دروس کے لیے ایک بڑا ہاں ہو گا، ایک لاپبری

روپرٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ ہرست میں

تعمیر جاتے ۱۹۷۵ء

بھٹکل میں

(مولانا سید ابو الحسن علی ندوی اور پن اسلامک یونیورسٹی کا سنگ بنیاد)

محمود حسن حنفی ندوی

اللہ نے ہذا انعام فرماتا اور جانے والے پوچھائے مخفرت اور ایصال ثواب کے ذریعہ انعام فرماتا رہتا ہے، اس لیے پسماں گان کو خاص طور پر غریبین کی مدد، وعاء، اور وسرے ایصال ثواب کے طریقے اختیار کرتے چاہئیں، جس طرح دنیا میں انسان تھے اور ہدایا خودا یک دوسرا کو پیش کرتا ہے، دنیا سے گزر جانے والے کے لیے دعا اور ایصال ثواب کے ذریعے تھے اور ہدایا فرشتے لے جا کر پیش کرتے ہیں، اس لیے اس کا انتہام ہم سب کو کرنا چاہئے۔ عزیزی احتجاج قاب سے ہم کو خوطف ہے اس کی وجہ سے صدمہ کا خاص طور پر احساس ہوا۔

دنیا میں کوئی بھی ورثے کے لیے نہیں آیا ہے۔ تو گزر گاہ ہے، اور ایک گزرتے والے کی ہی طرح پوکھنوت آکرووت وی، جو منظور ہوئی۔ آخرت میں آنکھوں سے آدمی دیکھے گا اور اس کو رہنے کو کہا گیا، اللہ نے اہل الحجہ کے لیے رہنے کی ہمدری کی دوپہر بعد حضرت مولانا محدث خلق اپنے محسوس کرے گا۔

جگہ جست ہتھی ہے، اور موت کا اس کا راستہ ہے۔ رفقاء کے ساتھ سید ہے جامد عباد جامد العلیم قسمی نے اس مسجد پر ایجاد کی، اور سواریوں نے محدث خلق اپنے اضافہ کی حکمت اور اس کے معاشر و نظام سے اتفاق ہوئی۔ اس کے لیے سید ابو الحسن علی ندوی اپنے تقریب میں تو اپنا کا لوٹی تشریف لے گئے، اور جعلی ایجٹ رکھی، مسجد خاصی و سعی و عملیں پڑھیں۔ اور ہدایا ندوہ سے یہ اطلق تھا، اس کا اثر آج اس طور پر بھی حکم ہو رہی ہے، اس لیے اہل بھٹکل نے توسعہ کا ارادہ کیا، اور مسجد میں جلسہ بھی منعقد کیا، حضرت مولانا محدث خلق اور مولانا سید واضح شریف حنفی ندوی محدث ندوہ میں اجتیہد کی طرف متوجہ کیا، پھر وہ اپنی قیام کی تحریک بھی فرمائی، حضرت مولانا محدث خلق اپنی گاہ جامد اسلامیہ ہوئی، مولانا محمد علی میاس ندوی اپنی گاہی پر خود را بیوک کر کے لے گئے اور خود لائے۔

محدث خلق کی ایجاد کی تحریک سے اپنے ایمان میں اپنے ایصال کی مدد کے لیے دعا کرائی۔ محدث خلق کی ایجاد کے معاشر و نظام سے اتفاق ہوئی اور جعلی ایجاد کے معاشر و نظام سے اتفاق ہوئی۔ اس موقع پر یہ حدیث سنائی کہ: "من بنی الله محدث خلق کے محدث خلق کی تحریک لے گئے، جہاں مولانا مسجد انبیاء اللہ لہ پیٹا فی الحجۃ" اس تعلق سے محدث خلق کے محدث خلق کی تحریک ہوئے، کے لیڈر ڈیوڈ کسروں نے دیوبندی محدث خلق کے محدث خلق کی تحریک ہوئے، اور دعاوں کے اہتمام کو خاص طور سے مشوش ہوتا۔ اور دعاوں کے اہتمام اور سچے جذبہ اور اعلیٰ ملک کی تحریک ہوتے۔ اسی وجہ سے مولانا محدث خلق کے محدث خلق کے محدث خلق کی تحریک ہوتے۔ اسی وجہ سے مولانا محدث خلق کے محدث خلق کی تحریک ہوتے۔

ایک اسپیلنی عیصائی (کینتوک) دوسرے کے مسلمان تعصب و نفرت اور حق تلفی کے شکار یک اسافی سے ہو جائے۔

میں ایک زاد کی تحریک میسانی خاتون سے اٹڑو بیلا روں میں میرٹرین کے اندر دہم حدیوں کے سے دوسرے کی سمجھتے ہیں کہ بابا بھٹکیٹ سلوجوں جس نے ابھی کچھ مہینے قبل اسلام قبول کیا ہے اور وہ اس بعد مسلمانوں کے قلعے سے تھب و فتح اور اسلام نیادتی کے سلسلہ میں ہذا غلط کردار ادا دلت ایک مسلم خواتین کی قیادت کر رہی ہے۔ شدید خدش ہے کہ مختلف جھوپوں پر مسلمانوں کو ٹکٹک کیا ہے۔ دیوبند نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ دین کی نظر و قلمخانے میں تھا اور جماعت کی تحریک ایک پاٹکم عیسائیوں میں بیٹھی کر رہی ہے اور یہ بات ہوئی ہے، اب صرف (۱۷) پاٹکم کی تحریک میسانی خاتون سے ہے، جب کہ اس سے قبائل کو (۲۰) قیصر محبوبیت حاصل تھی، اسلام و عربتوں کو قطبی، قاتوں، ذاتی و شخصی، اور مگر تمام اخلاق کا ہے میسانی خاتون کی تحریک ایک پاٹکم کی تحریک کے لیے بھی جملہ حقوق سے نوازتا ہے۔

چون منی میں ائمہ کی تربیت کے نیچے بین الاقوامی کاغذ فرضیں برادر سلطنتی جیسی پہاڑک اسکتی ہے، اور اس کا حلقہ اتریں ہے، اس کا کام صرف افرادش نسل ہے، اور دیگر امور میں بھی اس کو کوئی حق حاصل نہیں ہے اور اس کا نسل سے جرمی میں قیام پذیر مسلمانوں کی کی خاتمہ کردی ہے، اور اس کا حلقہ نسل کے اندرونی بیداری پیدا ہوگی، اور یہ لوگ نیہاں کے معاشر و نظام سے اتفاق ہوں گے، اور اس کے دیوبندی ملک کے ایک اٹکم میں ہے اس کی تحریک کے لیے بھی زندگی گزاریں گے۔

اور دیگر بات ہے کہ اس وقت اسلامی دوست گردی کے ایجاد کر رہا ہے۔ میرے گزشتہ تیرہ برسوں میں یہ ریکارڈ اضافہ مکالمہ سے اس کے ایجاد کر رہا ہے۔

ترکی کے داروں میں تیار کے جاتے ہیں، یہ ائمہ امریکی فوجی اڈے کے خلاف زیادہ بیوڈگاری ہے، یہ اس عالمی مالیاتی بحران کا جاپانیوں کا مظاہرہ ہے۔

بچوں کے بیوڈگاریوں کو خندنیوں میں بھی یہ شعبہ جاری کر دیا گیا ہے، اور ہدایا تربیت کے بعد چارسال کے لیے ان کو جرمی میکھ جاتا ہے، اس طرح جسی میں تیار کے جاتے ہیں، یہ ائمہ امریکی فوجی اڈے کے خلاف زیادہ بیوڈگاری ہے، یہ اس عالمی مالیاتی بحران کا جاپانیوں کا مظاہرہ ہے۔

ترکی کے داروں کے مظاہرہ میں شرکت کی، ان کا مطالباً تھا کہ امریکی فوجی اڈے کو کہیں اور محلہ کیا جائے، اس میں کم از کم ایک لاکھ افراد تھیں کام ہو رہا ہے، اور ہدایا لوگوں کو دین اسلام سے واقفیت ہو رہی ہے اور وہ اس طبقہ کے مطالعہ کی ایک ٹارکی تاریکے گورنر کے علاوہ مختلف شہروں اور قبائل کے بعد کہا ہے کہ انہوں نے عوام سے ۱۸۸ کے ۲۳ مئی تھی اس مظاہرہ میں شرکت ہوتے۔

دوسرے کے مسلمان تعصب و نفرت سے ایک اسپیلنی عیصائی (کینتوک) فوجیوں کی واپسی بھی ہے، اور وہ کوشش کریں گے کہ خاتون کا مقابلہ اسلام کے ساتھ کا مقابلہ ہے۔

سونے زریں لیڈنڈ کے اخبار "لیون" نے مچھلے ہفت رک اخبار "حریت" نے اپنے انگریزی ایڈیشن

تحریکات - ۱۵ اگسٹ ۱۹۶۵ء

تھے۔

